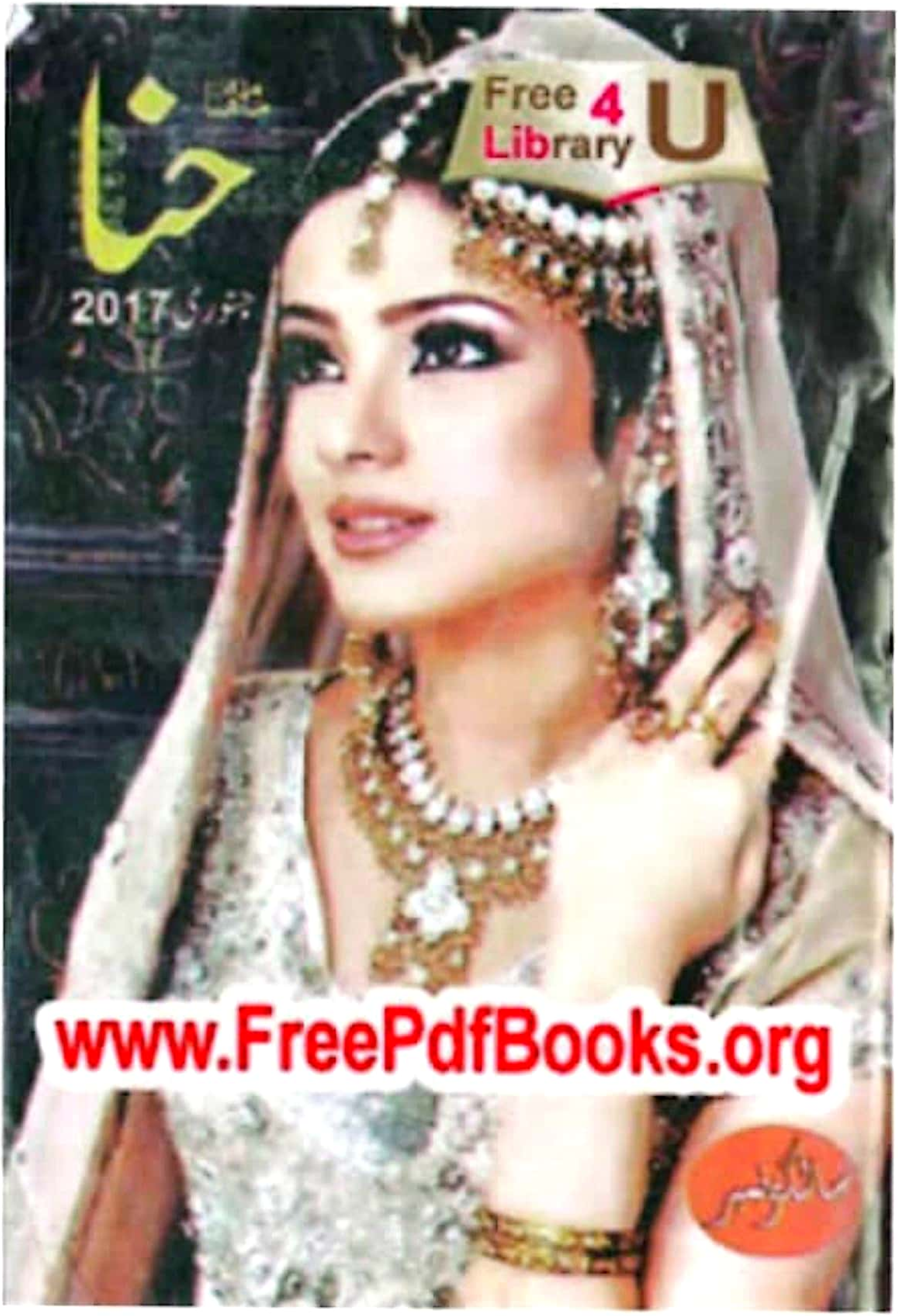
حنا
جنوری 2017
Free 4 U Library
www.FreePdfBooks.org

یارِ من

عرشیہ راجپوت

digest novels lovers group

orary4u.com

ہستی کو زمانے میں فنا کون کرے گا
یہ فرض زمانے میں ادا کون کرے گا
ہاتھوں کی لکیروں کو ذرا دیکھ نجومی
یہ دیکھ میرے ساتھ وفا کون کرے گا......!!!

''تم یہ اسے اچھی طرح سمجھا دو خدیجہ کہ جیسا وہ چاہ رہی ہے ویسا کسی قیمت پر نہیں ہوسکتا، جتنا اس نے پڑھنا تھا اتنا پڑھ لیا اور اگر مزید خواہش رکھتی ہے تو گھر بیٹھ کر یہ شوق پورا کرے۔'' وہ اپنے بارعب اور پرجلال انداز میں انہیں مطلع کر رہے تھے جو بیڈ پر بیٹھی بے بسی کی زندہ تصویر معلوم ہو رہی تھی۔

''دیکھیے پڑھائی کا شوق رکھنا کوئی غلط بات تو نہیں ہے نا اور وہ خواتین کالج میں داخلہ لے گی تو وہاں صرف لڑکیاں ہی ہوں گی آپ......'' انہوں نے پست آواز میں ایک آخری کوشش کرنے کی ہمت کی تھی مگر وہ ان کی بات درمیان میں کاٹ گئے تھے۔

''بہت خوب صرف لڑکیاں، خدیجہ بیگم یہ لڑکیاں ہی لڑکیوں کو خراب کرتی ہیں، پتہ نہیں کس کس خاندان سے ان کا تعلق ہوتا ہے اور کس کس ماحول کی نہ جانے یہ پروردہ ہوتی ہیں، مجھے کالجوں یونیورسٹیوں میں پڑھا کر اس سے نوکری نہیں کروانی، بس گھر داری سیکھے اور نماز روزہ کرے، میرے لئے اتنا ہی کافی ہے، تم بے جا وکالت کر کے اسے مزید شہہ نہ دو۔'' وہ انہیں کڑی نگاہوں سے گھورتے نماز کے لئے مسجد چلے گئے، وہ بے بس سی بیٹھیں رہ گئیں، ابھی تو انہیں اس کا سامنا کرنا تھا اور وہ پتہ نہیں کتنا واویلا کرتی، مگر جس کا سامنا انہوں نے کرنا تھا وہ خود کو ان کے سامنے کے لئے تیار کر چکی تھی ان کے کمرے اور کچن کے درمیان فاصلہ ہرگز بھی اتنا زیادہ نہیں تھا کہ ان کی آواز اس تک نہ پہنچ سکتی

مکمل ناول

www.Freelib

اور نہ ہی وہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا کہ ان کی اس پر جلال آواز کو اپنے اندر دبا لیتا، آنکھوں میں آنسو محض ایک پل کو جگہ بنا پائے تھے مگر اس کے بعد اس کی آنکھیں صحرا کی مانند بالکل خشک تھیں، برتن دھو کر وہ خاموشی کے ساتھ اپنے کمرے میں آ گئی تھی، یہ پہلی دفعہ تو ہرگز بھی نہیں تھا پھر کیونکر وہ ماتم کرتی، جب قسمت ہی خراب تھی تو وہ کیا بار بار ماتم کر کے اسے بدل سکتی تھی؟ اس نے تلخی سے سوچا اور نخوت سے سر جھٹک کر رہ گئی۔

☆☆☆

''عیشال میری بات سننا۔'' وہ ابھی پھپھو کے پورشن سے واپس آئی تھی ان کی آواز سن کر اپنے کمرے کی طرف بڑھتی وہ رکی تھی اور پھر ان کے کمرے میں داخل ہو گئی تھی، وہ نماز پڑھ چکی تھیں مگر دوپٹہ اسی انداز میں باندھے بیڈ پر مغموم سی بیٹھی تھیں۔

''جی امی کوئی کام تھا؟'' وہ ان کے پاس ہی ٹک گئی۔

''میں نے تمہارے ابو سے بات کی تھی مگر تم جانتی تو ہو کہ وہ ایسی اجازت کبھی بھی نہیں دے سکتے، میں نے اسے نہیں بتایا ابھی تک ان کا جواب، مجھ میں اب اتنی سکت نہیں ہے کہ اس کے آنسو بھی دیکھوں اور اسے جھوٹی تسلیاں بھی دوں، تم اسے اپنے طریقے سے سنبھال لو۔'' ان کی آواز میں آنسوؤں کی نمی گھلی تھی، وہ محض سر ہلا کر وہاں سے اٹھ کر اپنے اور اس کے مشترکہ کمرے میں آئی تھی، اس کی پشت دروازے کی طرف تھی الماری میں نہ جانے وہ کیا ڈھونڈ رہی تھی۔

''زونائش!'' وہ ہمیشہ اسے اسی نام سے پکارتی تھی۔

''ہوں۔'' وہ بغیر متوجہ ہوئے اپنا کام کرتی رہی۔

''وہ ابو نے......'' وہ سخت مشکل میں تھی، وہ زونائشہ سے بڑی تھی مگر اس کے غصے سے وہ بہت ڈرتی تھی، وہ لمحوں میں جلال میں آتی تھی۔

''میں جانتی ہوں، تم ہلکان نہ ہو، مجھے یہ انفارمیشن دینے کے لئے۔'' وہ سپاٹ انداز میں بولی، اب اس نے اپنا رخ اس کی طرف موڑا وہ حد درجہ حیران ہوئی اس کی آنکھوں میں کہیں بھی آنسو نہیں تھے ہاں مگر چہرے پر قدرے تناؤ تھا۔

''دیکھو زونائش وہ ہمارے ابو ہیں، وہ ہمارے لئے اچھا ہی سوچیں گے نا، شاید یہ تمہارے لئے بہتر نہ ہو۔'' اس سے نظریں چراتی وہ اس کا دل باپ کی طرف سے صاف کر رہی تھی، ایک تلخ سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی۔

''بہت خوب اور جو لاکھوں لڑکیاں کالجوں، یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں کیا ان کے باپ نہیں ہیں یا ان کا کوئی خاندان نہیں ہے یا پھر ان کے سروں پر کوئی ان کی فکر کرنے والا موجود نہیں ہے، تم مجھے یہ جھوٹی فکریں اور پریشانیاں نہ بتاؤ، میں نہ تو بچی ہوں اور نہ نا سمجھ۔'' اس کی آواز میں تلخی ہی تلخی گھلی تھی، عیشال حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گئی جو اپنے کپڑے اٹھا کر اب واش روم میں بند ہو چکی تھی، وہ اسی حیرانگی کے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی، اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا، زونائشہ کے اتنے سپاٹ ردعمل پر، ایک سال پہلے کا منظر اس کی نظروں میں گھوم گیا تھا، جب زونائشہ خدیجہ کے ساتھ بازار گئی تھی اور واپسی پر اپنے کمرے میں بند ہو کر وہ ایسے دھواں دھار روئی تھی کہ عیشال اور خدیجہ کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے، ہوا بس اتنا تھا کہ زونائشہ فراک کے نیچے جینز لینا چاہتی تھی مگر خدیجہ نے اسے یہ کہہ کر

brary4u.com

منع کر دیا تھا کہ تمہارے ابو اس لباس کو لڑکیوں کے لئے پسند نہیں کرتے، وہاں سے تو وہ خاموشی سے گھر واپس آ گئی تھی مگر واپس آکر جو اس نے ردعمل دکھایا تھا وہ ان دونوں کو پریشان کرنے کے لئے کافی تھا۔

''زونائش کیا ہوا میری جان، صرف جینز ہی تو تھی، فراک کے نیچے تو پاجامہ زیادہ اچھا لگتا ہے۔'' وہ بڑی مشکل سے اسے بہلانے کی کوشش کر رہی تھی، جو زار و قطار رو رہی تھی۔

''بات جینز کی نہیں ہے عیشال، بات ان پابندیوں کی ہیں جو ہم پر لگائی جاتی ہیں، آخر ہم بھی انسان ہیں، ہماری بھی خواہشات ہوتی ہیں، ہم بھی تو زندوں میں ہی شمار ہوتے ہیں، کتنی ہی خواہشات کو میں اپنے دل میں ہی دفنا دیتی ہوں کہ ابو کو یہ اچھا نہیں لگے گا ابو کو وہ اچھا نہیں لگے گا، مگر کب تک عیشال، ابو بھی تو ہمارے بارے میں کچھ سوچیں، جینز میں صرف گھر میں ہی پہنتی نا، گھر سے باہر تو پہن کر نہیں نا جا رہی تھی، کہ اچھا نہ لگتا مگر نہیں ہمیں تو صرف گھٹ گھٹ کر ہی جینے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔'' وہ ہچکیوں کے درمیان بولتی خدیجہ کا دل چیرتی جا رہی تھی، عیشال نے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا ہوا تھا۔

پھر اس نے بڑی جدوجہد سے اسے بہلایا تھا، اب بھی اس کے اور خدیجہ کے شعور میں اس کا وہی ردعمل تھا، مگر اب اس کا یہ ردعمل دیکھ کر وہ خوش ہونے کے بجائے مزید پریشان ہو گئی تھی، پہلے وہ آنسوؤں اور غصے کے ذریعے کم از کم اپنا دل تو ہلکا کر لیتی تھی، اب تو بس یہ غصہ اندر ہی اندر جمع ہوتا جائے گا، اس نے اپنے دکھتے سر کو کنپٹیوں سے دبایا۔

☆☆☆

فاروق سلطان اور ظفر سلطان دونوں بھائی ریٹائرڈ فوجی تھے، گاؤں کی حدود میں ان کا وسیع گھر دو کنال کے رقبہ پر پھیلا ہوا تھا، گھر کے پچھلی طرف اتنی ہی بڑی جگہ خالی تھی جس کے اردگرد باؤنڈری والز بنا کر اسے باڑے کی شکل دی گئی تھی، وہاں ایک طرف بھینسوں کا باڑہ تھا جبکہ ایک طرف خالی جگہ پر سبزیاں لگائی گئی تھیں، فاروق سلطان کے تین بچے حیدر، شاہد اور رخسانہ تھے جبکہ ظفر سلطان کے بھی تین ہی بچے صوفیہ، حاجرہ اور تیمور تھے، ان دونوں کے بچوں میں آرمی میں جانے کا شوق صرف تیمور کو ہی تھا جنہوں نے اپنے اس شوق کو پایۂ تکمیل تک بھی پہنچایا تھا، حیدر اور شاہد نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی اور پھر ان زمینوں کو سنبھال لیا تھا جن کو اب تک ان کے والد اور چچا نے سنبھال رکھا تھا، حیدر کی شادی اپنی ماموں زاد ماہ ناز سے ہوئی تھی اور شاہد کی شادی فاروق سلطان نے اپنے خالہ زاد بھائی کی بیٹی خدیجہ سے کی تھی، رخسانہ کو تیمور کے عقد میں دیا گیا تھا اور صوفیہ اور حاجرہ دونوں کی شادی اپنی خالہ کے گھر ہوئی تھی، جوں جوں ان کے خاندان بڑھتے گئے گھر کو تین پورشنز میں تبدیل کر دیا گیا تھا، وقت بڑی تیزی سے گزرتا گیا، بہت سے نئے چہرے دنیا میں آئے اور بہت سے چہرے دنیا سے منہ موڑ گئے تھے، مگر اس خاندان کی روایات جو کل تھیں وہی آج تھیں ان میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل رونما نہیں ہوا تھا، اس خاندان کے مردان رسوم و روایات کے معاملے میں بے حس تھے اور ہمیشہ بے حس ہی رہنا چاہتے تھے۔

☆☆☆

اگلی صبح اس نے بڑی خاموشی سے اذلان سے فارم منگوایا اور اسے فل کر کے اسے جمع کرانے کے لئے دے آئی تھی، مطلب وہ اس

www.Freelib

بات پر سمجھوتہ کر چکی تھی کہ اب آگے کی تعلیم اس نے پرائیویٹ ہی حاصل کرنی ہے، مگر یہ بات صرف عیشال جانتی تھی کہ یہ سمجھوتہ نہیں ہے یہ لاوا ہے جو اندر ہی اندر پک رہا ہے اور جس کے نتائج ہرگز بھی اچھے نہیں ہوں گے، جس نے پھٹنا ہے تو بے تحاشا تباہی ہی مچانی ہے، عیشال کے علاوہ اس کے اس پرسکون ردعمل پر حیران خدیجہ تھیں، وہ بڑی اچھی طرح اپنی بیٹی کی فطرت سے واقف تھیں، وہ اس خاندان کی دوسری لڑکیوں کی طرح ہرگز بھی نہیں تھیں جو بڑوں کا کہنا آمنا صدقنا کہہ کر مان لیتی تھیں، وہ زونائشہ حیدر تھی بات بات پر نکتہ چینی کرنا وہ اپنا حق سمجھتی تھی، کتنے ہی جوابوں سے وہ سوال نکالتی تھی اور ایسے نکالتی تھی کہ جواب دینے والا پچھتا تا رہ جائے کہ وہ زونائشہ حیدر کے سامنے بولا ہی کیوں، وہ بات بات پر سوال کرتی تھی، اعتراض کرتی ہے اور وہ اسے جواب دے دے کر مطمئن کر کر کے عاجز آ جاتی تھیں مگر پھر خود کو اس کے اگلے سوالوں کے لئے تیار کرنا شروع کر دیتی تھیں، بہلا لیتی تھیں اسے کسی نہ کسی طرح اور اسے مطمئن رکھنے میں عیشال ان کے شانہ بشانہ رہی تھی وہ بھی کوئی اتنی بڑی نہ تھی اس سے محض پانچ چھ سال ہی بڑی تھی مگر اسے سنبھال لیتی تھی مگر اب پچھلے دو تین سالوں سے وہ الجھتی جا رہی تھی، بات بات پر غصہ میں آ جاتی تھی، جیسے ہر چیز برداشت سے باہر ہو اور اب جب اس کی سب سے بڑی خواہش رد ہوئی تھی، جس پر اسے سب سے زیادہ چیخ و پکار کرنا چاہیے تھا اس پر وہ بالکل خاموش تھی اتنی خاموش اور بے تاثر کہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ وہ فکر مند بھی ہوئی تھیں، مگر یہ فکر دن بدن اس کی بڑھتی تلخی کو دیکھ کر اندیشوں میں بدلتی جا رہی تھی، خوش مزاج تو وہ کبھی بھی نہیں رہی تھی مگر آج کل تو اس کا مزاج بد سے بدتر ہوتا جا رہا تھا، کبھی موڈ میں ہوتی تو ہنس کر بھی بات کر لیتی ورنہ تو کاٹ کھانے کو ہی دوڑتی تھی۔

☆☆☆

ہم عجیب طرز کے لوگ ہیں
ہمارے الگ ہی روگ ہیں

آج صبح کی دھوپ بڑی نکھری نکھری تھی، وہ چاروں لان میں کرسیوں پر بیٹھیں درمیانی میز پر مالٹوں کی ٹوکری رکھے، مالٹے کھانے کے ساتھ ساتھ دھوپ بھی سینک رہی تھیں۔

''تم لوگوں کو پتا ہے؟'' عائزہ نے کچھ یاد آنے پر ڈرامائی انداز میں بولی۔

''نہیں ہمیں کچھ نہیں پتا اور نہ ہی پتا کرنا چاہتے ہیں۔'' ہمیشہ کی تجسس کی ماری صدف منہ بسور کر بولی، عائزہ کا ہمیشہ کا کام تھا، سسپنس پھیلانا اور تجسس کی ماری صدف بیچاری اس کی سو منتیں ترلے کر کے اس سے وہ بات جان پاتی تھی، مگر آخر میں ہوتا وہی تھا کھودا پہاڑ نکلا چوہا والا معاملہ اور اب تو اس نے اس کے اس ڈرامائی انداز سے متاثر ہی ہونا چھوڑ دیا تھا۔

''افوہ یار قسم لے لو بڑی پتے کی بات ہے۔'' اس نے جیسے دہائی دی۔

''اچھا بتاؤ کیا بات ہے؟'' ان سب کو مالٹے چھیل کر دیتی عیشال پر اس کی دہائی کام کر گئی تھی۔

''یہ اپنی صاحبہ ہے نا؟'' وہ آگے ہو کر راز داری سے بولی۔

''کیوں کیا ہوا اسے؟'' منہ میں مالٹے کی قاش رکھتی صدف چونکی تھی۔

''شادی ہے اس کی اگلے ہفتے اور کیا ہونا ہے اسے۔'' زونائشہ نے بیزار سی نظر عائزہ پر ڈال کر اس سسپنس کو ختم کیا تھا، صدف نے کہا

ibrary4u.com

جانے والی نظروں سے عائزہ کو دیکھا تھا۔

"یہ بات تھی جس کے لئے اتنا ڈرامہ رچایا۔"

"ارے ہاں لیکن میری پوری بات تو سنو۔" وہ بات بتانے کے لئے بے تاب تھی۔

"کیا بات سنیں تم تو ایسے بات کر رہی ہو جیسے تم نے اس کی مہندی پر لڈیاں ڈالنی ہو جا کر یا پھر نیگ وصول کرنے ہو اس کے دولہے سے۔" زونا ئشہ کی بےزاری جوں کی توں تھی۔

"افوہ پاگلوں ہم وہاں جا نہیں سکتے مگر اس کے دولہے کو دیکھ تو سکتے ہیں نا۔" وہ خوش ہو کر اپنی بات کا مین پوائنٹ انہیں بتا رہی تھی، ان تینوں نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہو۔

"ارے میں بالکل اپنے ہوش و حواس میں ہوں۔"

"ہمیں تو نہیں لگ رہی۔" عیشال کو سچ میں شک ہوا۔

"دیکھو، بارات آئے گی ڈیڑھ بجے، بڑے سب ایک سے دو بجے کے درمیان عموماً مسجد میں ہوتے ہیں یا پھر کہیں باہر، اذلان اور روحان بھائی فیکٹری میں، پیچھے کون بچا ہماری والدہ صاحبان جو کہ یقیناً ہمیں اتنی عیاشی کی اجازت تو یقیناً دے ہی دیں گی کیوں؟" وہ اب خوش خوش ان تینوں کے چہرے دیکھ رہی تھی، جو ابھی بھی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"تم واقعی ہوش و حواس میں نہیں ہو ورنہ ایسا آئیڈیا تمہارے پاس سے کبھی نہ ملتا۔" صدف اسے چھیڑنا نہیں بھولی تھی، ان دونوں میں ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی۔

"تم تو اپنا منہ بند ہی رکھو۔" وہ اسے زبان چڑاتی، مالٹا کھانے میں مشغول ہو گئی۔

☆☆☆

یہ زعم تھا کہ کون و مکاں دسترس میں ہیں
آنکھیں کھلیں تو ذات کی منزل بھی دور تھی

"زونا ئشہ بیٹا ایک کپ چائے کا بنا کر مجھے دے جاؤ۔" کچن کے دروازے میں کھڑے ہو اسے چائے کے لئے بول کر واپس اپنے کمرے کی طرف پلٹ گئے تھے، جبکہ کچن میں موجود کام کرتیں خدیجہ اور عیشال نے لمحوں میں اس کے چہرے پر سنجیدگی پھیلتی دیکھی تھی۔

"عیشال میں کمرے میں جا رہی ہوں، میرے سر میں درد ہے، پلیز مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔" وہ بغیر ان دونوں کو دیکھتی کچن سے باہر نکل گئی تھی، وہ دونوں بس ایک دوسرے کو بے بس سی نظروں سے دیکھ کر رہ گئی تھیں۔

"میں بنا کر دے آتی ہوں، اس کے سر میں واقعی درد ہی ہوگا۔" ان سے نظریں چراتی عیشال چائے کے لئے پانی رکھتے ہوئے بولی، وہ بغیر کچھ کہے تیزی چائے بنانے کی طرف متوجہ رہیں، چائے بنا کر سر پر دوپٹہ اچھے سے جما کر، دروازہ ناک کر کے وہ ان کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"ابو چائے۔" بیڈ کی سائیڈ پر چائے رکھ کر وہ باہر نکلنے لگی تھی، جب ان نے پوچھا۔

"زونا ئشہ کدھر ہے؟" وہ ایک لمحہ کو گڑبڑا کر رہ گئی۔

"وہ ابو اس کے سر میں درد ہے، اس لئے۔" وہ جلدی سے بول کر باہر نکل گئی، وہ بغیر کوئی تبصرہ کیے ہاتھ میں پکڑی کتاب کی طرف متوجہ ہو گئے تھے، کچن میں آ کر اس نے باقی ماندہ کام نمٹائے اور پھر کمرے میں آ گئی مگر کمرا تو بالکل اس کے وجود سے خالی تھا، واش روم کا دروازہ بھی کھلا تھا، وہ اس تنگ گلی کی طرف بڑھ گئی جو ان کے کمرے سے آگے تھی اور جس کے

www.Freelib

آخر میں دروازہ باہر کی طرف کھلتا تھا، اس کے سامنے ایک چھوٹی سی روش تھی جو چچا کے پورشن تک جا کر ختم ہو جاتی تھی، وہ جانتی تھی وہ اس وقت چھت پر نہیں ہو سکتی تھی ابو کی موجودگی میں وہ دونوں کبھی چھت پر نہیں گئی تھیں کیونکہ وہ لڑکیوں کا چھتوں پر گھومنا یا بیٹھنا بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔

دروازہ اپنے پیچھے بند کر کے وہ اوپر والے اسٹیپ پر ہی بیٹھ گئی تھی، اس سے نچلے والے اسٹیپ پر وہ گھٹنوں پہ سر رکھے بیٹھی تھی۔

''یہاں کیوں بیٹھی ہو زونائش؟'' اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

''بس ایسے ہی۔'' وہ بغیر گھٹنوں سے سر اٹھائے بولی۔

''یہ تم نے کیا حرکت کی کچن میں؟'' اسے واقعی میں برا لگا تھا۔

''کیوں کون سا گناہ کر دیا میں نے۔'' وہ تڑخی تھی۔

''وہ ہمارے ابو ہیں زونائش مگر تمہارا ان کے ساتھ رویہ دن بدن بگڑتا جا رہا ہے، ابھی تو وہ اس چیز کو محسوس نہیں کر رہے جس دن کریں گے، سوچو انہیں کتنی تکلیف ہو گی۔'' اس کا انداز ناصح تھا۔

''پلیز عیشال میں اس وقت کسی لیکچر کو سننے کے موڈ میں ہرگز بھی، سو پلیز تم کوئی اور بات کر سکتی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔'' وہ بیزاری سے بولی۔

''امی کو بھی تمہارے اس رویے سے تکلیف پہنچی ہے۔'' اس نے بتانا لازمی سمجھا۔

''امی کو اس وقت تکلیف کیوں نہیں پہنچتی جب مجھے تکلیف ہوتی ہے۔'' وہ انتہائی تلخ انداز میں بولی تھی۔

''تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے زونائش، اتنی تلخی۔'' وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''پاگل ہوتی جا رہی ہوں، سنا تم نے اور آئندہ کے بعد مجھے نصیحت کرنے مت آنا، میں نے ٹھیکہ نہیں اٹھا رکھا تم لوگوں کی نصیحتیں سننے کا۔''

وہ تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی، عیشال پھٹی پھٹی نظروں سے اس کی پشت کو دیکھتی رہ گئی تھی، بھلا یہ کب سوچا تھا اس نے کہ زونائشہ اس سے اس طرح بھی بات کر سکتی ہے، آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتی وہ بھی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

☆☆☆

رات کو امی ابو کے کمرے میں دودھ کے گلاس رکھ کر دروازے اچھی طرح سے لاک کر کے وہ کمرے میں آئی تو زونائشہ کتاب گود میں رکھے پڑھنے میں مصروف تھی، کپڑے تبدیل کر کے لوشن ہاتھ پاؤں اور چہرے پر لگانے کے بعد اپنے بستر پر آ کر وہ اس کی طرف کروٹ بدل لیٹ گئی تھی، کافی دیر بعد زونائشہ نے کتاب بند کی اور اس کی طرف دیکھا جو شاید سو چکی تھی۔

''عیشال!'' اس نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا، عیشال جاگ رہی تھی مگر بغیر کچھ جواب دیئے لیٹی رہی۔

''میں جانتی ہوں، تم جاگ رہی ہو، پلیز عیشال ایسے تو مت کرو۔'' وہ روہانسی ہوئی۔

''اب کیا ہے؟ جو کہنا تھا وہ کہہ تو دیا تم نے، اب مزید کیا کہنا چاہتی ہو۔'' بغیر رخ موڑے اس نے جواب دیا۔

''او کے ایم سوری یار، پتہ نہیں کیوں میں زیادہ ہی بول گئی۔''

''ٹھیک ہے اب سو جاؤ۔'' وہ اسی انداز

rary4u.com

میں لیٹی رہی۔

''تم جب تک مجھے معاف نہیں کرو گی، میں نہیں سوؤں گی۔'' اس کے کندھے پر سر رکھ کر وہ اس سے لپٹ کر لیٹ گئی۔

''اف پاگل نہیں ہوں میں ناراض تم سے، بہت برا انداز ہے تمہارا یہ منانے کا۔'' اس سے اپنا آپ چھڑاتی وہ مصنوعی خفگی سے بولی تھی۔

''پہلے بولو کہ اب تم مجھ سے واقعی میں ناراض نہیں ہو۔'' وہ مزید اس سے لپٹتے ہوئے بولی، وہ ہمیشہ ہی اسے ایسے ہی منالی تھی جس سے وہ بہت چڑتی تھی۔

''ارے میری ماں نہیں ہوں ناراض میں اب، میری سو بار توبہ جو تم سے ناراض ہوں۔'' اسے پیچھے ہٹاتے وہ اب اسے گھور رہی تھی جو مسلسل ہنسے جا رہی تھی۔

''سخت چڑ ہے مجھے تمہاری اس حرکت سے۔''

''اسی لئے تو کرتی ہوں ایسی حرکت۔''

اسے زبان چڑاتی وہ اب سونے کے لئے لیٹ گئی تھی، عیشال مصنوعی خفگی سے اسے گھورتی خود بھی لیٹ گئی تھی۔

☆☆☆

بہت حفاظت سے رکھا ہے ان چراغوں کو
بجھتے بجھتے بھی ہواؤں سے الجھ پڑتے ہیں
دیکھ فرعون کے لہجے میں بات نہ کر
ہم تو پاگل ہیں خداؤں سے بھی الجھ پڑتے ہیں

''یا اللہ جی پلیز بارات ابھی نہ آئے، یا اللہ جی پلیز۔'' ٹی وی کے سامنے بیٹھی دونوں ہاتھوں کو دعا کے انداز میں پھیلائے وہ صوفے پر آلتی پالتی مارے ہل ہل کر دعا مانگنے میں مشغول تھی، اندر آتی ہوئی صدف نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

''کیا ہوا ہے تمہیں، کیوں پاگل ہوتی جا رہی ہو؟''

''دعا کرو بارات ابھی نہ آئے۔'' اس کا انداز انتہا درجے کا التجائیہ تھا۔

''مگر کیوں؟'' صدف کے ماتھے پر اس کی بے تکی باتوں پر بل پڑے۔

''ابھی تک ہمارے ابا صاحبان گھر سے نکلے نہیں نا، اس لئے۔'' عائزہ نے اصل مسئلہ اسے بتایا۔

''افوہ تمہارا تو دماغ ہی گھاس چرنے گیا ہے بے وقوف عورت، اتنا انتظار صاحبہ کو نہیں ہوگا جتنی شدت سے تم منتظر ہو اس کی۔'' خفگی سے اسے گھورتی وہ اب باہر کی طرف بڑھی تھی جبکہ وہ اس کے عورت کہنے پر دل برداشتہ سی منہ کھولے بیٹھی رہ گئی۔

''تمہیں کیا ہوا ہے ایسے کیوں منہ کھولے بیٹھی ہو۔'' اپنے دھیان میں اندر آتی عیشال اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔

''اس سے پوچھو اس نے کس زمرے میں مجھے عورت بولا ہے۔'' وہ کھا جانے والی نظروں سے عیشال کے پیچھے اندر آتی صدف کو دیکھ رہی تھی، صدف نے اپنا سر پیٹ لیا، بھلا وہ کیوں بھول گئی تھی کہ عائزہ بلا کی ایج کانشس تھی۔

''ارے سوری یار، میں بھول گئی تھی تم تو ابھی بچوں میں شمار ہوتی ہو۔'' اس نے دانت کچکچائے، عیشال نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی۔

''ابو لوگ چلے گئے؟'' مسجدوں سے ظہر کی اذان کی آواز آئی تو اسے ایک دفعہ پھر صاحبہ کا دولہا یاد آیا تھا۔

''ہاں چلے گئے۔'' عیشال نے اسے بتانے کے ساتھ ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آف کیا۔

www.Freelibra

"تو چلو بارات بھی آنے والی ہو گی۔" پاؤں میں چپلیں اڑستی وہ باہر کی طرف بھاگی، اس کی اتنی بے تابی پر وہ دونوں بس ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں تھیں، صاحبہ عائزہ کی دوست تھی مگر چچا کی طرف سے اسے اس کی شادی میں جانے کی اجازت نہیں ملی تھی، دل برداشتہ تو وہ بہت ہوئی تھی مگر صرف وقتی طور پر پھر سب بھول بھال کر اس کی بارات کا انتظار کرنے لگی تھی کہ کم از کم اس کے ہونے والے شوہر نامدار کو ہی دیکھ لے، وہ تینوں جلد ہی اس دل برداشتگیوں کو بھول بھال جاتی تھیں سوائے زونائشہ کے، وہ دیر تک کڑھتی رہتی تھی یہ ایک ایک چیز اس کے دل پر پڑے بوجھ کو بڑھاتی جا رہی تھی اور کسی کے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ جس دن اس کا دل اس بوجھ کو سہارنے سے انکاری ہو جائے گا تو پھر کیا ہو گا۔

"تم چلو میں زونائشہ کو بلا کر لاتی ہوں۔" باہر سے ڈھول کی آوازوں پر وہ صدف کو بھیجتی اس کو بلانے کے لئے اپنے پورشن کی طرف بڑھی تھی، اس کے ساتھ وہ جب بیرونی دروازے کی طرف آئی تو دونوں تھوڑا سا گیٹ کھولے سوراخ سے دیکھنے کی کوششوں میں ہلکان تھی، کیونکہ برارت ابھی تھوڑی پیچھے تھی۔

"ایسے کیسے نظر آئے گا جس طرح تم دونوں دیکھ رہی ہو؟" زونائشہ نے چھوٹے سے سوراخ کی طرف اشارہ کیا۔

"آ جائے گا اب کیا سارا گیٹ کھول دیں، ابھی زندہ رہنے کا ارادہ ہے ہمارا۔" اپنا سارا دھیان باہر کی طرف رکھے صدف نے اسے جواب دیا، وہ کندھے اچکا کر باہر کی طرف بڑھ گئی، وہ تینوں اس کی اس دلیری پر پریشان ہوئیں۔

"تم پاگل ہو گئی ہو، اگر یہاں سے کوئی آ گیا تو؟" عیشال نے اسے اندر کرنا چاہا تو جواب دروازہ کھولے کھڑی تھی۔

"کوئی نہیں آتا اس وقت، تم جاؤ ان کے ساتھ کھڑی ہو کر دیکھو، ہارٹ نہ فیل کروا لینا اپنا۔" نخوت سے سر جھٹکتی وہ اب بارات کی طرف متوجہ تھی جو اس کے سامنے سے ہی گزر رہی تھی، اسے ویسے تو کوئی خاص شوق نہیں تھا دیکھنے کا مگر اب آ گئی تھی تو وہ صحیح طرح سے دیکھنا چاہتی تھی۔

دولہے کو دیکھنے کے بعد صدف زونائشہ کو اندر کرنے کے لئے دروازے کے عقب سے باہر نکلی تو سامنے سے آتے شخص کو دیکھ کر اس کے اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا، بغیر کوئی آواز پیدا کیے وہ دوبارہ دروازے کے عقب میں ہوئی اور ان دونوں کو بھی چپ رہنے کا اشارہ کیا، ان دونوں نے اسے ناسمجھی سے دیکھا کیونکہ وہ دونوں اس کی گھر میں موجودگی سے انجان تھی، شرٹ کے کف موڑتا موبائل ٹراؤزر کی جیب میں اڑستا اس نے ایک پل کو حیرانگی سے کھلے دروازے کو دیکھا اس طرح بلاوجہ تو کبھی بھی دروازہ کھلا ہوا نہیں ہوتا تھا، وہ ابھی دروازے کو بند کرنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا جب اسے باہر کھڑے دیکھ کر وہ چونکا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ جو بڑے انہماک سے باہر دیکھ رہی تھی اس کی آواز پر اچھلی تھی۔

"تم سے مطلب؟" اسے گھورتی وہ اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگی، جب اس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا تھا۔

"کیا کہا تم نے مجھ سے مطلب؟ آئندہ کے بعد مجھے اس طرح یہاں منڈلاتی نظر آئی تو

brary4u.com

ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔'' وہ لمحوں میں جلال میں آیا تھا۔

''اور میں منہ توڑ دوں گی تمہارا، جو آئندہ تم نے مجھ سے اس طرح بات کی تو، یہ حکم کسی اور پر چلانا جا کر، زرخرید غلام نہیں ہوں میں تمہاری، آئے مجھے بڑے حکم دینے والے۔'' ایک جھٹکے سے اس کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کرواتی وہ قوت سے پیر پٹختی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی، اس کی پشت کو گھورتا مٹھیاں بھینچتا اذان ضبط کی آخری حدوں پر تھا، دروازے کو ٹھوکر مارتا وہ دہلیز پار کر گیا تھا اور وہ تینوں بالکل ساکت ہکا بکا کھڑی تھیں۔

☆☆☆

''تمہیں اس سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی زونائشہ، اس کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو اسی طرح ہی کہتا، تمہیں بھی کیا ضرورت تھی، دروازے سے باہر نکلنے کی۔'' عیشال سے برداشت نہیں ہوئی تھی اس کی بدتمیزی۔

''میں اندر ہوں یا باہر جاؤں، وہ ہوتا کون ہے مجھ پر حکم چلانے والا، آخر سمجھتا کیا ہے وہ خود کو، ملکیت نہیں ہوں میں اس کی۔'' وہ غصے سے بھری بیٹھی تھی۔

''زونائشہ یہ کس طرح سے بات کر رہی ہو تم۔'' عیشال کو صدف کی موجودگی میں شرمندگی محسوس ہوئی تھی اس کی باتوں پر۔

''نہیں عیشال! غلطی میری ہے، مجھے بتانا چاہیے تھا، ان کی موجودگی کا، پتا نہیں کیسے میرے دماغ میں سے نکل گیا۔'' وہ خود بے طرح شرمندہ تھی۔

''مگر اذان آیا کب تھا گھر؟'' عائزہ کے ساتھ وہ دونوں بھی اس کی موجودگی سے بے خبر ہی تھیں۔

''رات کو، دراصل وہ دیر سے آئے تھے اس لئے مجھے تو یہی تھا کہ ابھی تو وہ ہرگز نہیں اٹھیں گے مگر...... ایم سوری زونائشہ۔'' سر جھکائے معافی مانگتی وہ زونائشہ کا غصہ قدرے کم کر گئی تھی۔

''اس میں تمہاری تو کوئی غلطی نہیں نا، میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔'' گہری سانس لیتی وہ ان تینوں کے سامنے سے اٹھ گئی، ان تینوں نے ہی سکھ کا سانس لیا تھا، اب کسی نا کسی طرح وہ خود کو ٹھنڈا کر ہی لیتی۔

☆☆☆

''امی اذان بھائی کو اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی اس سے، بھلا اس طرح بھی کوئی کہتا، کتنا برا لگا ہوگا اسے۔'' کچن میں ماں کے ساتھ کام کرواتی وہ انہیں آج کے واقعہ سے باخبر بھی کر رہی تھی۔

''کرنی تو نہیں چاہیے تھی، مگر خیر زونائشہ نے بھی کسر پوری کر دی تھی، دونوں ایک ہی جیسے ہیں، کوئی کسی سے کم نہیں۔'' وہ کباب فرائی کرتے ہوئے بولیں۔

''وہ تو ہے، ویسے امی آج کل زونائشہ کچھ زیادہ تلخ نہیں ہوتی جا رہی۔'' اس کی بات پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئیں، بات اس کی سچ تھی مگر ان کے دل کو بوجھل کر گئی تھی۔

''تم جاؤ اذلان کے کپڑے استری کر دو، اس کے کمرے میں پڑے ہیں۔'' اسے موضوع سے ہٹاتیں وہ خود کبابوں کی طرف متوجہ ہوئیں، اسی وقت اذان کچن میں داخل ہوا تھا، شیلف سے ٹیک لگائے وہ ان کے سنجیدہ چہرے پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔

''کیا ہوا؟ تم نے زونائشہ سے ایسے بات کیوں کی؟'' وہ کڑی نظروں سے اسے گھورتیں بولی تھیں۔

www.Freelib

''تو خبر پہنچ گئی آپ تک۔'' اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے، انہوں نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

''اپنی حد میں رہو اذان، اتنے بڑے نہ بنو تم۔''

''اگر آئندہ بھی وہ مجھے ایسی حرکتیں کرتی نظر آئی نا، تو میں اسی طرح اس سے بات کروں گا اور بات کرنے کی تمیز تو اس میں نہیں ہے، زبان چلاتی ہے آگے سے مجھ سے۔'' وہ انتہائی غصے میں بولتا تن فن کرتا وہاں سے نکل گیا، وہ اپنا سر پکڑ کر وہ گئیں اس کے انداز پر۔

☆☆☆

مجھے حیرت ہے میرے پاس کچھ نہیں بچتا
میں اپنی ذات سے جب بھی تمہیں تفریق کرتا ہوں

وہ صدف کے کمرے کی طرف تیزی سے بڑھ رہی تھی جب اسی طرف آتے اذلان سے بری طرح ٹکرائی، وہ اپنے موبائل فون میں اس بری طرح مگن تھا کہ اسے دیکھ ہی نہیں سکا تھا۔

''ایم سوری۔'' اسے بازوؤں سے پکڑ کر گرنے سے بچاتے ہوئے وہ آہستہ سا بولا۔

''نہیں میری بھی غلطی تھی، میں بھی بغیر آگے پیچھے دیکھتی ہی چلی آ رہی تھی، آپ کا موبائل۔'' اس نے اس کے موبائل کی طرف اشارہ کیا جو اس زبردست تصادم پر نیچے گر گیا تھا۔

''اونہہ، اٹس او کے۔'' اسے اٹھانے کے لئے جھکتے ہوئے دیکھ کر اس نے سرعت سے موبائل اٹھا کر اسے روکا تھا، وہ دھیرے سے قدم آگے بڑھا گئی۔

''سنو۔'' وہ کتنے دنوں سے اس کے گریز کو نوٹ کر رہا تھا۔

''جی!'' وہ ایک گہری سانس اندر اتارتی اس کی طرف رخ موڑ گئی تھی۔

''تم مجھ سے کترا کیوں رہی ہو؟''

''میں آپ سے بھلا کیوں کتراؤں گی۔'' وہ بظاہر بالکل نارمل تھی۔

''مجھے لگتا ہے تمہیں بالکل ہمارے رشتے کے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہیے تھا، فی الحال ابھی تو بالکل بھی نہیں۔'' وہ نپے تلے قدم اٹھاتا اس تک آیا۔

''کیوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''کم از کم اس سے پہلے تم سے کوئی بات تو کر ہی لیتی تھی، اب تو بالکل انجان سی بن گئی ہو۔'' وہ بالکل خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

''میں اسے صرف اس رشتے کی نزاکت سے ہی منسوب کروں نا۔'' وہ تھوڑا جھجکا تھا مگر اپنی الجھن اس پر ظاہر کر گیا تھا۔

''اگر اس کے علاوہ بھی کچھ ہو تو اس سے پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا اذلان تیمور۔'' وہ سر جھکا کر سپاٹ انداز میں بولی تھی، وہ ایک پل کو ساکت، آج تک یہ تلخی صرف زونائشہ کے انداز میں ہی ملی تھی یہ پہلی دفعہ تھا جب عیشال نے اس رویے کا اظہار کیا تھا، اس کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔

''میں کم از کم اتنا بے حس نہیں ہوں عیشال حیدر، اتنا تو تم بھی جانتی ہو اور اگر کوئی دوسری بات ہوتی تو اذلان تیمور کا ظرف اتنا بھی کم نہیں کہ ایک کمزور سی لڑکی پر حکومت کرتا، تم چاہے مجھ سے کتنی بھی بے خبر رہو، میں تم سے ہر پل باخبر ہی رہتا ہوں، جانتا ہوں کہ تم زونائشہ کی وجہ سے ڈسٹرب ہو مگر تم شاید نہیں جانتی کہ تمہارا یہ اجنبی رویہ مجھے کتنا تنہا کر دیتا ہے۔'' اس کی آنکھوں میں دیکھتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا، اپنی آنکھوں میں ابھرتی نمی کو ہتھیلیوں سے

brary4u.com

اچھی طرح رگڑتی عیشال صدف کے کمرے میں داخل ہوگئی تھی۔

☆☆☆

منحصر اہل ستم پر ہی نہیں ہے محسن
لوگ اپنوں کی عنایت سے بھی مر جاتے ہیں

''امی میں رخی کی طرف جارہی ہوں، اس سے نوٹس بھی لینے تھے اور کچھ پوائنٹس بھی ڈسکس کرنے تھے۔''

سر پر چادر لیے کتاب کھولے وہ کچھ مصروف سے انداز میں لاؤنج میں آ کر انہیں اطلاع دے رہی تھی۔

''اچھا مگر جلدی آ جانا۔'' وہ اسے چاہ کر بھی یہ نہیں کہہ سکی تھیں ''کہ اپنے ابو کے آنے سے پہلے'' ورنہ پتا نہیں پھر وہ جاتی بھی یا نہیں، منٹوں میں ہی اس کا موڈ خراب ہوتا تھا، وہ اثبات میں سر ہلاتی داخلی دروازے سے باہر نکل گئی، رخسار اس کے بچپن کی دوست تھی، دونوں نے گاؤں کے ہی پرائیویٹ اسکول سے ایف اے کیا تھا، رخسار نے شہر میں بی اے میں ایڈمیشن لے لیا تھا، جبکہ وہ اجازت نہ ملنے کی وجہ سے پرائیویٹ تعلیم کو جاری رکھے ہوئی تھی، ان دونوں کے مضامین ایک جیسے ہی تھے، اسی لئے اکثر وہ اس سے نوٹس لے لیتی تھی یا سمجھ میں نہ آنے والے پوائنٹس ڈسکس کر لیتی تھی، رخسار خود بھی اپنے نوٹس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے بھی نوٹس فوٹو کاپی کروا لیتی تھی، اس کا گھر بس ایک گلی چھوڑ کر کچھ آگے ہی تھا۔

''ویسے میں سوچتی ہوں اگر تمہیں نوٹس کا لالچ نہ ہوتا تو تم کبھی بھی میرے گھر نہ آتی۔'' وہ دونوں رخسار کے کمرے میں بیٹھی تھیں، جب اس نے شکوہ کیا تھا۔

''اب ایسی بھی بات نہیں ہے رخسار بی بی تمہیں تو بس شکوؤں کی پٹاری کھولنے کا موقع ملنا چاہیے۔'' وہ نوٹس سمیٹتی اب جانے کے لئے چادر کو اچھی طرح سے اوڑھ رہی تھی۔

''اب یہ دیکھو بدتمیز لڑکی، ابھی آئی ہو اور ابھی اٹھ کر چلنے بھی لگی۔

''اور پھر مجھے کہتی ہے میں شکوے کرتی ہوں۔'' اس نے منہ لٹکا لیا۔

''گھڑی دیکھو اچھی طرح، دو گھنٹے ہو گئے مجھے یہاں آئے ہوئے، اب تو شام کی اذان بھی ہونے والی ہے۔'' اس نے گھور کر اس کے لٹکے چہرے کو دیکھا تھا۔

''ہاں تو ان دو گھنٹوں میں تم مسلسل بس ان کتابوں میں ہی گم رہی اپنی کوئی بات نہیں کی۔'' اس کی بات پر وہ پھیکا سا مسکرائی۔

''اچھا، تم بعد میں یہ گلے شکوے کر لینا، اب ذرا احسان کو بولو، مجھے گھر چھوڑ آئے۔'' وہ اس کے کمرے سے باہر نکلی تو وہ اثبات میں سر ہلاتی احسان کو بلانے چلی گئی، احسان رخسار کا چھوٹا بھائی تھا، وہ ان دونوں سے پانچ سال چھوٹا تھا مگر اپنے قد کاٹھ کی وجہ سے ان دونوں سے ہی بڑا دکھتا تھا، وہ اسی اسکول میں پڑھتا تھا جس میں ان دونوں نے تعلیم حاصل کی تھی اسی لئے ان دونوں کے ساتھ ہی آتا جاتا تھا، زونائشہ اپنے اکثر کام اسی سے کرواتی تھی۔

''آپ مجھ سے اپنے ڈائجسٹ کیوں نہیں منگواتیں۔'' اس سے ایک قدم پیچھے چلتا وہ کچھ جھجک کر بولا۔

''اس لئے کہ اب رخسار خود لے آتی ہے اس کے کالج کے ساتھ ہی تو ہے شاپ۔'' وہ ہلکا سا سر ہلاتے سامنے دیکھنے لگا۔

''تمہاری اسٹڈی کیسی جارہی ہے؟''

''زبردست، مجھے یاد ہے مجھے آرمی جوائن

www.Freelib

کرنی ہے۔'' زونائشہ کو جھٹکا سا لگا۔
''تمہیں یاد ہے ابھی تک۔'' وہ رخ موڑ کر اب اس کی طرف حیرانگی سے کھڑی تھی۔
اس کے پیچھے دروازے سے باہر نکلتا اذان وہیں رک گیا تھا۔
''بالکل مجھے یاد ہے کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا، میں آرمی میں جاؤں گا۔'' وہ پرشوق نظروں سے اسے دیکھ رہا ہے۔
''میں انتظار کروں گی اس دن کا جس دن تم آرمی یونیفارم میں آؤ گے۔''
''انشاء اللہ۔'' ہلکے سے کہتے وہ جانے کے لئے مڑ گیا تھا، زونائشہ نے بھی اپنا رخ گھر کی طرف موڑا، مگر اسے دروازے میں کھڑے دیکھ کر ٹھٹک گئی تھی، مگر پھر اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ گئی۔
''کہاں سے آ رہی ہو تم؟'' کڑی نگاہیں اس پر جمائے وہ مٹھیاں بھینچے کھڑا تھا، گہری سانس کھینچتی وہ اس کی طرف مڑی تھی۔
''میں پہلے بھی تم سے کہہ چکی ہوں کہ تم میرے باپ نہیں ہو جسے میں جواب دیتی پھروں۔'' اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ چبا چبا کر الفاظ ادا کر رہی تھی۔
''اتنی بے غیرتی میرے خیال سے صرف تمہارے والد صاحب ہی برداشت کر سکتے ہیں؟'' اس کی بات پر تو وہ سلگ ہی اٹھی تھی۔
''انسان جتنا خود گندا ہوتا ہے، اتنی ہی گندگی اسے دوسروں کی ذات میں بھی نظر آتی ہے، قصور تمہارا نہیں تمہاری گندی سوچ کا ہے۔'' حقارت سے اسے دیکھتی وہ جانے کے لئے پلٹ گئی تھی، اسے اس کی سوچ پر افسوس ہوا تھا احسان اس کے لئے چھوٹے بھائیوں جیسا تھا، وہ اذان کے اس طرح سوچنے پر خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی تھی، وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو اپنے کمرے سے مسجد کے لئے نکلتے حیدر نے سخت نظروں سے اسے دیکھا۔
''کہاں سے آ رہی ہو؟'' بڑی مشکل سے اس نے خود کو کوئی بھی سخت بات کہنے سے روکا تھا، وہ جانتی تھی خدیجہ سے وہ جان چکے تھے۔
''رخسار کے گھر سے۔'' وہ سپاٹ انداز میں بولی۔
''کس کے ساتھ؟'' وہ اب مکمل تفتیش کے موڈ میں تھے۔
''احسان کے ساتھ۔'' انہیں جواب دیتی وہ تیز قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی، انہوں نے اس پر سے نظریں ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑی خدیجہ کو کڑی نظروں سے دیکھا۔
''تم اسے اپنے لفظوں میں سمجھاؤ گی کہ میرے سمجھانے کا انتظار کر رہی ہو۔'' ان کے الفاظ ان کی نظروں سے زیادہ سخت تھے، خدیجہ کا جھکا سر مزید جھک گیا، وہ کافی دنوں سے رونائشہ کا اپنے ساتھ بے تاثر انداز اور دوٹوک رویہ دیکھ رہے تھے، اس کا سرکش رویہ انہیں سمجھانے کے لئے کافی تھا کہ وہ کس طوفان کی زد میں آنے والے ہیں اور اس طوفان پر کیسے بند باندھنے ہیں وہ اچھی طرح سے جانتے تھے۔
☆☆☆
زندگی کیسے بسر ہو گی کہ ہم کو تابش
صبر آتا ہے نہ آشفتہ سری آتی ہے!!!
''جاب کب شروع کر رہے ہو؟'' لاؤنج میں اس وقت وہ ٹی وی پر میچ دیکھ رہا تھا، سنگل صوفے پر رخسانہ بیٹھیں اپنی قمیض کی ترپائی کر رہی تھیں، جب وہ اس کے پاس بیٹھتے سرسری انداز میں بولے۔
''اگلے ماہ سے۔'' اس کا دھیان ٹی وی کی

orary4u.com

طرف ہی تھا۔
''اگر تم آرمی جوائن کر لیتے تو زیادہ اچھا تھا۔'' ایک دفعہ پھر انہوں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا، اس نے اب تک کی تعلیم ملٹری اداروں سے ہی حاصل کی تھی، وہ ایک ٹیکنیکل انجینئر تھا اور حال ہی میں اس نے اپنی تعلیم مکمل کی تھی، وہ وقتاً فوقتاً اس سے اپنی خواہش کا اظہار کرتے رہتے تھے، جو وہ نظر انداز کر دیتا تھا۔
''مجھے آرمی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔''
اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا، لاؤنج میں داخل ہوتی زونائشہ ایک پل کو رکی تھی، مگر پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ آئی، جانتی تھی یہ صاف اسے ہی سنایا گیا تھا۔
''پھپھو ازلان بھائی گھر پر ہیں؟'' ہاتھ میں کتاب پکڑے وہ مکمل سنجیدگی سے رخسانہ کی طرف متوجہ تھی۔
''نہیں وہ تو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی باہر گیا ہے، کیوں کام تھا تمہیں؟''
''جی کچھ ٹاپک ڈسکس کرنے تھے، جب وہ گھر آئیں تو پلیز انہیں بھیجئے گا۔'' وہ ان سے کہتی وہیں سے واپس مڑنے لگی تھی، جب تیمور اس سے مخاطب ہوئے۔
''بیٹا تم اذان سے ڈسکس کر لو، ازلان پتا نہیں کب آئے۔'' وہ بھرپور شفقت سے بولے تھے، اس نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسے مکمل نظر انداز کیے ٹی وی کی طرف متوجہ تھا۔
''نہیں میں ازلان بھائی کا ویٹ کر لیتی ہوں، ان کے ساتھ ہی اچھے سے ڈسکس کر لوں گی۔'' وہ سنجیدہ چہرہ لئے وہاں سے پلٹ گئی تھی، اذان نے سلگتی نگاہ سے اس کی پشت کو گھورا تھا، پھر سر جھٹک کر سامنے دیکھنے لگا۔
''ارے تم اتنی جلدی واپس آ گئی۔'' لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھتی عیشال اس کی اتنی جلدی واپسی پر حیران ہوئی۔
''ہاں وہ ازلان بھائی گھر پر نہیں ہیں۔'' وہ اس کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔
''اذان سے سمجھ لیتی۔'' اپنی بات کہہ کر اس نے جلدی سے زبان دانتوں تلے دبائی اور پر سکون انداز میں سامنے ٹی وی کی طرف دیکھتی زونائشہ کا موڈ غارت ہو گیا۔
''اپنے مفید مشورے اپنے پاس رکھا کرو۔'' اسے خشمگیں نظروں سے گھورتی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئی، عیشال بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

☆☆☆

خود سے بھی ان دنوں ربط نہیں کوئی
تجھ سے تعلقات کی تجدید کیا کروں

آج کل وہ اداسی کی سخت قید میں مقید تھی، اپنے سے عزیز رشتوں کے لئے وہ حد سے زیادہ حساس تھی اور ان رشتوں میں سب سے عزیز ہستی زونائشہ حیدر کی تھی، جس کی آنکھوں میں ذرا سی نمی اس کے دل کو گھنٹوں بے چین رکھتی تھی، اس کی اپنی فطرت میں نہیں تھا شکایت کرنا، مگر اس کے لئے وہ ہر ایک چیز کو بدل دینا چاہتی تھی، اپنے آس پاس لوگوں کی سوچ کو بدل دینا چاہتی تھی، مگر یہ اس کے بس کا کام نہیں تھا اور جس کے قبضہ قدرت میں یہ سب تھا اس سے وہ صرف دعا ہی کر سکتی تھی، اس دن کے بعد سے اس کی ازلان سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی، کچھ وہ خود بھی اس سے کترا رہی تھی، پتا نہیں کیوں مگر جب وہ خود اداس ہوتی تھی تو سب سے پہلے نظر انداز وہ اسی کو کرتی تھی، جس کی کسی جگہ نہیں بھی کوئی غلطی نہیں ہوتی تھی۔
''کیا ہوا عیشال خیریت؟'' مصروف سے

www.Freelib

انداز میں زونائشہ کمرے میں آئی تھی، مگر عیشال کو یک ٹک باہر کی طرف دیکھتے پا کر وہ اس کے پاس کھڑکی کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی، باہر لان میں اذلان اور روحان کوئی فائل کھولے ڈسکشن کر رہے تھے۔

''یہاں کھڑی ہو کر کیوں دیکھ رہی ہو، حق رکھتی ہو ان کے سامنے جا کر دیکھ لو انہیں۔'' زونائشہ نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا، مگر وہ اسی طرح کھڑی رہی۔

''کیا ہوا؟'' اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''کچھ نہیں۔'' گہرا سانس خارج کرتی وہ کھڑکی کے پاس سے ہٹ گئی۔

''تو پھر اتنی اداس کیوں ہو، اذلان بھائی سے ناراضگی چل رہی ہے؟''

''نہیں میری اذلان سے بات نہیں ہوئی تو ناراضگی کیوں چلنے لگی۔''

''دیکھو عیشال میری وجہ سے خود کو پریشان مت کیا کرو اور نہ ہی اداس ہوا کرو۔'' اس کا انداز بالکل سپاٹ تھا، عیشال نے شکایتی نگاہ اس پر ڈالی۔

''افوہ یار میں جانتی ہوں، تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو، میرے لئے پریشان بھی ہوتی ہو، مگر عیشال اس سب میں تم اس انسان کو بہت دکھ دیتی ہو، جسے تمہاری بہت فکر ہے، بہت محبت ہے تم سے اور سچ میں کبھی کبھی تو میں سوچتی ہوں اذلان بھائی مجھے کتنا برا بھلا کہتے ہونگے کہ میں نے تمہاری توجہ اکیلے سمیٹے ہوئی ہے۔''

''نہیں زونائشہ ہر انسان کا مقام الگ ہوتا ہے، اذلان کا مقام الگ ہے اور تمہارا الگ، جہاں تم ہو وہاں تو کوئی نہیں۔'' زونائشہ ہلکا سا مسکرا دی، اسے اپنی اس بہن کی محبت پر کوئی شک نہیں تھا جو اس سے اتنی بڑی تو نہیں تھی مگر اسے بالکل چھوٹی بچی ہی سمجھتی تھی۔

''چلو اب اٹھو نا یار میرا چائے پینے کا بہت دل کر رہا ہے اور تم ہو بھی ویسے کتنی سنگدل منگیتر، یہاں کھڑی ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہو گی، مگر یہ نہیں کرو گی کہ ایک کپ چائے ہی دے دو انہیں۔'' اس نے مصنوعی خفگی سے گھورا۔

''تو سالی اتنی مہربان ہو جائے نا کہ اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر پلا آئے۔'' وہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے بولی۔

''تم جانتی تو ہو میں دوسروں کے حق پر ڈاکا نہیں ڈالتی، ورنہ اذلان بھائی نظر انداز کرنے والی چیز تو ہرگز نہیں ہیں۔'' جتنی تیزی سے عیشال اس کی بات پر جارحانہ تیوروں سے واپس پلٹی تھی اس نے اس سے زیادہ تیزی سے دروازے کو بند کیا تھا۔

''تم ایک دفعہ باہر نکلو پھر تمہیں بتاتی ہوں کون نظر انداز کرنے والی چیز ہے اور کون نہیں۔'' وہ خشمگیں نظروں سے دروازے کو گھور کر کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔

☆☆☆

اس کے امتحان کیا شروع ہوئے وہ ہر ایک چیز کو جیسے بھول ہی گئی تھی، پیپر دے کر آتی تو دوبارہ کمرے میں بند ہو جاتی پھر اگلی صبح ہی سب کو اس کی شکل دکھتی، اس کی ڈسٹربنس کی وجہ سے عیشال امتحانوں کے دنوں میں دوسرے کمرے میں اپنا بستر لگا لیتی تھی، وہ اتنی مگن تھی کہ اسے اردگرد کا کوئی ہوش ہی نہیں تھا گھر میں کیا ہو رہا ہے کیا نہیں وہ اس سب سے بالکل بے خبر تھی، اس کے امتحانات ختم ہوئے تو ایک چونکا دینے والی خبر نے اس کے ہوش اڑا دیئے۔

''یہ تم کیا کہہ رہی ہو پاگل تو نہیں ہو؟''

rary4u.com

عائزہ کو گھورتی وہ آپے سے باہر ہوئی۔
"لو اب تمہیں ہی دنیا و مافیہا سے بے خبر رہنے کی عادت ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔" عائزہ بھی برا مان گئی۔
"لیکن مجھے کسی نے بتایا کیوں نہیں عیشال کی شادی طے پا گئی ہے۔" اس کے ماتھے کی تیوریوں میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔
"تمہاری ڈسٹربنس کی وجہ سے تمہارا دھیان بٹ جاتا اسی لئے۔" عیشال نے رسان سے اسے بتایا۔
"تو اب ایک ہفتہ رہ گیا تمہاری شادی کو میں کیا کروں اب۔" اس کی پریشانی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔
"ہاں تو ایک ہفتے میں تم اپنی تیاری کر لو، تمہارے ڈریسز بھی ہم ہی لے لیتے مگر محترمہ آپ کو کسی کی لائی ہوئی چیز ہرگز بھی پسند نہیں آتی، اسی لئے ہم نے تمہارے لئے کچھ نہیں لیا۔" صدف اپنے ڈریسز دوبارہ الماری میں ہینگ کرنے لگی، جو ابھی اس نے زونائشہ کو دکھانے کے لئے نکالے تھے۔
"لیکن مجھے یہ ایک ہفتے بازاروں میں گھمائے گا کون، تم لوگ تو اپنی اپنی شاپنگ پوری کر بھی چکی ہو۔" اس نے منہ بسورا، اسے حقیقت میں ان سب کی بے مروتی پر دکھ ہوا تھا، کیا تھا شادی ہی آگے کر لیتے۔
"لیکن یہ الٹی میٹم دیا کس نے، کیسے آگ لگی ہوئی تھی۔" اس کی خفگی بھرپور تھی، ان تینوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔
"ویسے جن کا تم سمجھ رہی ہو، انہیں تو ہرگز بھی نہیں لگی ہوئی تھی، ہاں مگر ان کے چھوٹے بھائی صاحب کو کچھ زیادہ ہی جلدی محسوس ہو رہی ہے۔"

"وہ تو......" وہ دانت کچکچا کر رہ گئی، پھر نخوت سے سر جھٹکتی باہر نکل گئی ابھی اسے بس اپنی شاپنگ کی فکر کھائے جا رہی تھی۔

☆☆☆

وہ ابھی کچھ دیر پہلے شاپنگ سے واپس آئی تھی، شادی میں اب بس تین دن باقی تھے، سارا گھر بقعہ نور بنا ہوا تھا، اس کی شاپنگ کی ساری ذمہ داری روحان نے اپنے ذمہ لی تھی، حالانکہ وہ خود بھی بزی تھا، مگر اسے شاپنگ پر وہی لے کر جا رہا تھا، وہ لاؤنج میں ڈھیلے ڈھالے انداز میں بیٹھی تھی، عیشال اندر کمرے میں تھی جبکہ بڑے سے لان میں کرسیوں پر براجمان تھے، جبھی عائزہ لاؤنج میں داخل ہوئی، وہ اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔
"کیا کیا شاپنگ کی آج؟"
"جب جانتی ہو میں نہیں دکھاؤں گی تو پوچھ کیوں رہی ہو۔"
"عادت سے مجبور ہوں نا یار، خیر چھوڑو یہ بتاؤ تم جانتی ہو پچھلی حویلی میں انتظامات کیوں کیے جا رہے ہیں؟" وہ آلتی پالتی مار کر تھوڑی آہستہ آواز میں بولی۔
"ظاہری بات ہے لڑکوں کی وجہ سے، اب ازلان بھائی کے دوست گھر کے اندر تو نہیں نہ آئیں گے اور نہ باقی سب کے۔"
"ہاں مگر تم جانتی ہو صرف یہی وجہ نہیں ہے؟" وہ اب اس کے تجسس کو ابھار رہی تھی۔
"جو بات کرنی ہے نا وہ سیدھے سیدھے بولو ایویں سسپنس کری ایٹ مت کرو۔" وہ بیزار ہوئی۔
"وہی تو بتا رہی ہوں ان لوگوں نے اپنے لئے علیحدہ انتظام کیا ہے۔" وہ اب تھوڑا مزید اس کے نزدیک ہوئی۔

www.Freelil

''کیسا انتظام؟'' زونائشہ اس کے انداز پر مشکوک ہوئی۔

''ان سب لڑکوں اور ان کے دوستوں نے۔'' وہ اس کے تجسس کو ہوا دے رہی تھی، عادت سے مجبور تھی سسپنس پھیلائے بغیر رہ بھی نہیں سکتی تھی۔

''اب بک بھی چکو، اب کیا اگلے جہان جانے کا انتظار کر رہی ہو۔'' زونائشہ نے اسے کڑے تیوروں کے ساتھ گھورا۔

''تمہیں پتا ہے ان لوگوں کا ڈانسرز کو بلوانے کا پروگرام ہے۔'' وہ بالکل اس کے کان میں بولی تھی اور وہ ہکا بکا اسے دیکھ رہی تھی۔

''اور بڑوں نے انہیں روکا نہیں؟'' وہ الجھی۔

''کیا تم نہیں جانتی، یہ روک ٹوک صرف ہمارے لئے ہے، انہیں تو کھلی چھوٹ ہے اور ویسے بھی خوشی کا موقع ہے کون کس کی سنے گا۔'' زونائشہ کی نفرت میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

''عیشال کدھر ہے؟'' زونائشہ نے کمرے کی طرف اشارہ کیا اور خود بھی سر جھٹکتی اس کے ساتھ ہی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

☆☆☆

وہ لاؤنج سے باہر نکل رہی تھی، جب اپنے دھیان میں اندر آتا روحان اسے دیکھ کر بری طرح چونکا، آج تو اس کی چھب ہی نرالی تھی، غیر محسوس طور پر وہ اس کا راستہ روک گیا تھا جو اسے دیکھ کر پزل ہوئی۔

دراز پلکیں، وشال آنکھیں
مصوری کا کمال آنکھیں
ہزاروں ہی ان سے قتل ہونگے
خدا کے بندے سنبھال آنکھیں

گمبھیر آواز میں وہ اس کی دھڑکن روک گیا تھا، خود کو سنبھالتے اس نے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا مگر اس کی وارفتہ نگاہوں میں ایک پل سے زیادہ نہیں دیکھ سکی تھی۔

''مجھے جانا ہے روحان امی بلا رہی ہیں۔'' نظر جھکا کر وہ آہستہ آواز میں بولی۔

''مجھے ابھی تک کوئی آواز نہیں آئی۔'' وہ آج اسے چھوڑنے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔

''میرا مطلب ہے کچھ دیر پہلے انہوں نے مجھے بلایا تھا۔''

''ہاں تو جب تک اب دوبارہ نہ بلا لیں کھڑی رہو چپ چاپ۔''

''افوہ روحان کوئی دیکھے گا تو کیا سوچے گا پلیز آپ جانے دیں۔'' وہ جھنجھلا سی گئی اب۔

''یہی سوچے گا کہ اب ان کی بھی شادی کر دینی چاہیے جلدی۔'' وہ دل کی بات زبان پر لے آیا تھا۔

''ابھی تو سوچیئے گا بھی مت۔'' اس نے زبان چڑائی۔

''قسم لے لو اب تو۔'' اس کی تنبیہی نظروں پر وہ آدھی بات منہ میں ہی دبا گیا تھا، کچھ حیاء اور کچھ خفگی سے اس کا چہرہ سرخ انار کی طرح دہکا تھا، روحان نے بمشکل اس کے چہرے سے نگاہیں ہٹائیں۔

''چلی جاؤ یار یہ نہ ہو میرا ضبط آج جواب دے جائے۔'' اس کے لہجے میں محسوس کی جانے والی بے چارگی تھی، مسکراہٹ کو ہونٹوں میں دباتی وہ آگ کی طرح تپتے چہرے کے ساتھ اس کے پہلو سے نکلی تھی، بمشکل اپنی نگاہیں اس کی پشت پر بکھرے ریشمی آبشار سے ہٹا کر وہ اندر کی طرف بڑھا تھا۔

☆☆☆

تم جیسی آنکھوں والے جب ساحل کنارے آتے ہیں

rary4u.com

لہریں تب شور مچاتی ہیں لو آج سمندر ڈوب گیا
زرتار دوپٹے کی چھاؤں میں عیشال سج سج کر قدم اٹھاتی اسٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی، اس کے ساتھ چلتی زونائشہ بھی بالکل اسی جیسے کپڑوں میں ملبوس تھی، اذلان کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا اذان ایک پل کے لئے اسے دیکھ کر ٹھٹکا تھا، دل نے بڑی شدت سے دہائی دی تھی مگر اگلے ہی پل وہ اس کے سراپے سے نظر چراتا اسٹیج سے اتر گیا تھا، وہ بلا کا سلیف کنٹرولڈ انسان تھا، وہ اسٹیج سے کچھ فاصلے پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا، نگاہوں کو بڑی مشکل سے اس نے بھٹکنے سے رک رکھا تھا، ضبط تھا اور کمال کا تھا۔

رات کافی دیر میں مہندی کا فنکشن ختم ہوا تھا، اذلان لڑکوں کے ساتھ پچھلی حویلی کی طرف چلا گیا تھا، عیشال کو وہ سب اندر اس کے کمرے میں لے آئی تھیں، صدف کمرے میں اسے مہندی لگا رہی تھی، زونائشہ کچن میں چائے بنا رہی تھی، جب عائزہ کچن میں داخل ہوئی۔

''کب جانا ہے؟'' وہ ہلکی آواز میں بولتی بالکل اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔

''یہ چائے تم دے آؤ سب کو، میں سیڑھیوں کے پاس کھڑی ہوں۔'' اسے ٹرے پکڑاتی وہ اس کے ساتھ ہی کچن سے باہر نکلی، دو منٹ بعد ہی عائزہ واپس آ گئی تھی، لاؤنج کی لائٹ آف کر کے وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگیں۔

''ان دونوں کو کیا بتا کر آئی ہو؟'' زونائشہ کی آہستہ سی آواز ابھری۔

''میں نے کہا کہ ہم دونوں باہر لان میں جا رہی ہیں، ان نے کون سا باہر دیکھنا ہے، مہندی لگنے میں ابھی کافی ٹائم لگے گا۔'' جواباً اس کی آواز بھی سرگوشی سے زیادہ اونچی نہیں تھی، چھت کی لائٹ وہ پہلے ہی آف کر چکی تھی، چھت پر پہنچ کر وہ دونوں نیچے بیٹھ گئیں۔

''اگر کسی نے دیکھ لیا تو کیا ہوگا؟'' عائزہ کا دل ڈوبنے لگا، زونائشہ نے کوفت بھری نظروں سے اسے گھورا۔

''میں یہی سے تمہیں نیچے پھینک دوں گی اگر اب کوئی بکواس کی۔'' وہ آہستہ آواز میں غرائی، باؤنڈری سے اس پار محفل عروج پر تھی، اس نے تھوڑا سا سر اونچا کر کے دیکھا تھا جب عائزہ نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا۔

''کیا تکلیف ہے؟''

''کسی کی نظر پڑ گئی تو؟'' اس کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی۔

''بے وقوف کہاں سے دیکھے گا کوئی، اتنا تو اندھیرا ہے یہاں، کچھ نظر نہیں آئے گا اور اگر زیادہ خوف محسوس ہو رہا ہے تو دفع ہو جاؤ یہاں سے۔'' وہ آہستہ آواز میں شدید غصیلی آواز میں بولی تھی، جواباً اس نے زور زور سے نفی میں گردن ہلائی، عائزہ اس کے ساتھ ہی باؤنڈری وال سے دوسری طرف دیکھ رہی تھی، جہاں ان کے دیگر کزنز شہر سے آئی ڈانسر کے ساتھ ڈانس کر رہے تھے، ان کے لباس اتنے معیوب تھے کہ بے ساختہ ہی ان دونوں کے ہونٹوں سے استغفار نکلا، جبکہ لڑکے دانت نکوسے ڈانس کرنے میں مشغول تھے۔

''کتنے بے ہودہ ہیں یہ سب لڑکے قسم سے، اللہ معاف کرے، کم از کم یہ لباس تو صحیح پہن کر آتیں، اتنے ڈیپ گلے اف۔'' عائزہ کے منہ سے بے ساختہ ہی تبصرہ نکلا، جبکہ وہ سلگتی نظروں سے اس طرف دیکھ رہی تھی، جہاں اذان کے کزن اور دوست اسے ڈانس کے لئے اٹھا رہے تھے، وہ مسلسل انہیں منع کر رہا تھا، جب ایک ڈانسر بال جھٹکتی اس کا ہاتھ پکڑ کر اب اسے

www.Freelib

درمیان میں لے آئی تھی، اذان کی کمر کے گرد بازو لپیٹے وہ اس سے پتا نہیں کیا کہہ رہا تھا کہ اس کے ہونٹوں پر بڑی دلکش مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، اس پر پیسے گراتا اذان اس کے بازوؤں کو ہٹا کر مڑنے لگا جب اس نے اس کی قمیض پیچھے سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا، سیٹوں کی آواز ایک دم سے ہی بلند ہوئی تھی۔

''اللہ معاف کرے، اذان کو دیکھو کس طرح دانت نکال رہا ہے اور اس لڑکی کو دیکھو ذرا شرم نہیں ہے کس طرح اس کی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار باندھے ناچ رہی ہے۔'' عائزہ پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

زونائشہ نے الجھے انداز میں سامنے دیکھا، جہاں اب اذان واپس چلا گیا تھا، اس ڈانسر کے اردگرد اب دو تین لڑکے اس کے ساتھ ڈانس کر رہے تھے، زونائشہ بے زار ہو کر واپس نیچے آگئی تھی، عائزہ صدف سے مہندی لگوانے لگی تو وہ اٹھ کر باہر لان میں چلی آئی، حویلی میں شور اسی رفتار سے برپا تھا، میوزک اور سیٹیوں کی آوازیں اس سرد رات میں دور تک جا رہی تھیں، وہ بغیر کسی گرم کپڑے کے ننگے پیر گھاس پر چل رہی تھی، اس کے اندر آگ دہک رہی تھی، اس کا دل کر رہا تھا وہ ہر ایک چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دے۔

☆☆☆

بارات کا انتظام بھی گھر میں ہی کیا گیا تھا، شام کے وقت رخصتی ہوئی تو عیشال ایک حصے سے اٹھ کر دوسرے حصے میں آگئی، وہ سب کزنز اندر عیشال کے پاس بیٹھیں تھیں، اذلان کے دوست اسے ڈرائنگ روم میں گھیرے بیٹھے تھے، باقی سب لڑکے باہر لاؤنج میں بیٹھے شور و غل مچائے ہوئے تھے، رخسانہ زونائشہ کو دودھ گرم کرنے کا کہہ کر خود بھی حیدر کے پورشن کی طرف بڑھ گئیں جہاں سب بڑے بیٹھے تھے، وہ اٹھ کر کچن میں آگئی، فریج سے دودھ نکال کر اس نے چولہے پر رکھا جب ہارون اس کا پھپھو زاد کچن میں داخل ہوا، اسے کچن میں دیکھ کر اس کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا، دیوار سے کمر ٹکا کر وہ کچھ فاصلے پر کھڑا ہوا، زونائشہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''خیریت، کچھ چاہیے تھا؟'' دوپٹہ ٹھیک کرتی وہ اس سے مخاطب ہوئی۔

''ہاں باہر سب نے چائے کے لئے شور ڈالا ہوا ہے اس لئے میں......''

''تم نے سوچا تم خود آ کر ان کی فرمائش پوری کر دو۔'' درمیان میں اس کی بات کاٹتے وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی جو پرشوق نظروں سے اسے دیکھ رہا ہے، اس کی بات پر اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

''نہیں جناب میں ہرگز بھی اتنا مہربان نہیں ہوں۔'' اس کے ہونٹوں پر اب بھی خوبصورت سی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی، کچن میں داخل ہوتا اذان ان دونوں کو دیکھ کر ٹھٹک کر رکا تھا۔

''تمہیں کچن میں کچھ چاہیے تھا؟'' وہ دیکھ زونائشہ کو رہا تھا مگر اس کا مخاطب ہارون تھا، جو اسی انداز میں پرسکون کھڑا تھا۔

''ہاں چائے کے لئے کہنے آیا تھا۔'' وہ آہستہ آہستہ چلتا زونائشہ کے سر پر آ کر کھڑا ہو گیا، اس نے ایک ناگوار نظر زونائشہ پر ڈالی، جس کے لمبے بال پشت پر کھلے ہوئے تھے، دوپٹہ گلے میں ڈالے وہ اس چیز سے بے نیاز کھڑی تھی کہ سامنے کھڑے لڑکے کی آنکھوں میں اس کے لئے کیسے کیسے جذبات امڈ رہے ہیں، اذان نے بڑی مشکل سے ہارون کی نظروں کو اس

rary4u.com

کے چہرے کے گرد طواف باندھتے برداشت کیا تھا۔

''تم دودھ لے کر جاؤ، میں ملازمہ کو بولتا ہوں وہ چائے بنا دے گی۔'' اس کا لہجہ بلا کا سخت تھا، زونائشہ نے بڑی مشکل سے اس کا یہ انداز برداشت کیا تھا اس وقت وہ ہارون کے سامنے اس کے منہ لگ کر کوئی تماشا نہیں لگانا چاہتی تھی اسی لئے خاموشی سے دودھ گلاسوں میں ڈال کر کچن سے نکل گئی تھی، اس کے جاتے ہی اذان بھی وہاں ایک پل رکے بغیر چلا گیا تھا، ہارون کندھے اچکاتا فریج کھول کر کچھ کھانے کے لئے ڈھونڈنے لگا۔

☆☆☆

گرداب کی مانند سے زندگی
چلوں تجھی سے پہنچوں تجھی تک

رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی، باہر اب ہر سو خاموشی پھیلی تھی، اندر وہ سرخ گلابوں کے درمیان بیڈ پر سکڑی سمٹی بیٹھی تھی، آہستہ سے اپنے پیچھے دروازہ لاک کر کے وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا، عیشال کی گردن مزید جھک گئی تھی، وہ حد درجہ نروس تھی، خاموشی طویل ہونے لگی تو عیشال نے جھجک کر دراز پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو محویت سے اس کے جھکے چہرے کو دیکھ رہا تھا، اس کی خمار آلود آنکھیں عیشال کی ہتھیلیوں کو پسینے میں بھگونے کے لئے کافی تھیں، اس کی نظریں اپنے چہرے سے نہ ہٹتی دیکھ کر اس نے ہتھیلی اس کی آنکھوں پر رکھ دی، اذان کا دلکش قہقہہ کمرے میں گونجا، اس کا ہاتھ نرمی سے اپنی آنکھوں سے ہٹا کر اس نے اپنے دہکتے ہونٹ اس کی ہتھیلی پر رکھ دیئے تھے، رات کا فسوں بڑھتا جا رہا تھا، کمرے کی پرحدت فضا کے برعکس باہر خون کو منجمد کر دینے والی ٹھنڈ تھی، جو ڈھلتی رات کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔

☆☆☆

آسمان پر ستاروں کی چادر تنی تھی، چاند کی مدھم مدھم روشنی نے خوابناک ماحول بنا رکھا تھا، گاؤں میں ویسے بھی شام کے بعد سکوت سا طاری ہو جاتا ہے، ہر طرف خاموشی کا سا سماں تھا، ولیمہ کی تقریب بھی گھر میں ہی منعقد کی گئی تھی، کھانے کا انتظام پچھلی حویلی میں تھا، اس وقت سب تھکن سے چور اپنے اپنے کمروں میں بند تھے، وہ لان میں پڑی کرسی پر ڈھیلے ڈھالے انداز میں آسمان پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔

''میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟'' اپنے پیچھے کھڑے ہارون کی آواز پر اس نے چونک کر پیچھے گردن گھما کر دیکھا اور پھر سنبھل کر بیٹھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

''پھپھو لوگ تو آج واپس چلے گئے ہیں نا۔'' سپاٹ انداز میں اس کی طرف دیکھتی وہ اسے ایک پل کو چونکا گئی تھی۔

''ہاں میں بھی کل چلا جاؤں گا۔'' دلچسپ سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیلی تھی جسے وہ نظر انداز کرتی بے نیازی سے سر ہلا کر سامنے دیکھنے لگی تھی۔

''دراصل میری پوسٹنگ راولپنڈی میں ہو گئی ہے، اذان بھی کل اسلام آباد جا رہا ہے، تو میں نے سوچا اسی کے ساتھ ہی سے چلا جاؤں گا۔'' تفصیل بتاتا وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا، زونائشہ کے ماتھے پر ہلکا سا بل نمودار ہوا، اسے اس لڑکے کی ان نظروں سے سخت چڑ محسوس ہوتی تھی۔

''تم کیا کر رہی ہو آج کل؟'' مسلسل وہی بولے جا رہا تھا اور مسلسل اسی ڈھٹائی پر قائم تھا۔

''میرے خیال سے اتنے بے خبر آپ ہرگز

www.Freelit

بھی نہیں ہیں۔'' جتنی بے تاثر اس کی آواز تھی اتنی ہی بے تاثر نگاہوں سے وہ سامنے کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں چہرے پر شدید تناؤ لئے اذان اسی طرف آرہا تھا۔

''ہارون تمہیں اندر بلا رہے ہیں۔'' ہارون سر ہلاتا اٹھ کر چلا گیا تھا، وہ سخت نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جو چہرے پر بے نیازی سجائے بیٹھی تھی۔

''ایسی بھی کیا اہم باتیں تھیں جو تمہیں اس کے ساتھ اکیلے میں ہی بیٹھ کر کرنی تھیں۔'' اس کی آواز آہستہ مگر سخت تھی۔

''میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں، جو خود جتنا گھٹیا ہوتا ہے اس کی سوچ بھی اتنی ہی گھٹیا ہوتی ہے۔'' انداز میں ہنوز بڑی نیازی تھی، وہ کھول اٹھا تھا اس کی بات پر۔

''اچھا بے غیرتی کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہو تم؟'' سینے پر دونوں بازو باندھے وہ چبھتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

''ویل اس کے بارے میں بھی میں وہی رائے رکھتی ہوں جو خود اعلیٰ درجے کا بے غیرت ہو اسی کو دنیا بے غیرت نظر آتی ہے۔'' پورے اعتماد سے اس کے سامنے کھڑی ہوتی وہ دو بدو بولی، اذان کا دماغ پل میں گھوما تھا۔

''مجھے مجبور نہ کرو زونائشہ حیدر کہ میں تمہیں اپنی بے غیرتی کا سرٹیفکیٹ دوں۔'' جبڑے بھینچتے وہ غرایا تھا، زونائشہ کے ہونٹوں پر استہزائیہ مسکراہٹ پھیلی۔

''میں بہت اچھی طرح سے تمہاری بے غیرتی کے بارے میں جانتی ہوں، اذان تیمور، سرٹیفکیٹ کیا دو گے تم، دوسروں کو غیرت دلانے والے کی غیرت تو بہت اچھی طرح سے میں پرسوں رات کو دیکھ چکی ہوں، ویسے ہجڑوں کے ساتھ ناچنے سے کیا انسان غیرت مند بن جاتا ہے، یہ تو میں جانتی ہی نہیں تھی۔'' اس کے ہونٹوں پر مسلسل استہزائیہ مسکراہٹ پھیلی تھی، اذان کا چہرہ مزید تن گیا تھا۔

''ویسے اذان تیمور مردانگی کے بارے میں تم نے رائے نہیں پوچھی، جب اتنے سارے ٹوپک پر جان چکے ہو تو اس بارے میں بھی جان لیتے مگر خیر جو چیز انسان کے اندر ہو ہی نہ اس کے بارے میں کیا پوچھنا، ویسے لڑکیوں کے ساتھ ناچتے تو میں پھر بھی مان لیتی کہ تم مرد ہی ہو مگر ہجڑوں کے ساتھ ناچ کر تم نے تو خود کو مشکوک بنا دیا۔'' تمسخرانہ نگاہوں سے اس کی شعلہ بار آنکھوں میں دیکھتی وہ اس سے اپنے اگلے پچھلے سارے حساب برابر کر گئی تھی، ایک جھٹکے سے مڑ کر وہ اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئی، سختی سے مٹھیاں بھینچے اپنے اشتعال کو دباتا وہ شعلہ بار نظروں سے اس کی پشت کو گھور رہا تھا۔

''زونائشہ حیدر ان لفظوں پر تم سسک سسک کر مجھ سے معافی مانگو گی۔'' کرسی کو ٹھوکر مارتا وہ تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

☆☆☆

اس سے اگلے دن اذان اور ہارون اسلام آباد چلے گئے تھے، شادی کے ہنگامے سرد پڑ گئے تھے اور زندگی کے معمولات اپنی اپنی روٹین پر آتے چلے گئے، اس کے وہی معمول تھے جن میں نہ کبھی فرق آیا تھا نہ کبھی آنا تھا، ابو سے چوری چھپ کر ڈائجسٹ پڑھنا ان کے گھر سے نکلتے ہی چھت پر چکر لگانا سب بڑوں کی غیر موجودگی میں کبھی اذلان اور کبھی روحان کا کمپیوٹر استعمال کرنا، مگر اب عیشال کی وجہ سے وہ صرف اذلان کا کمپیوٹر ہی استعمال کرتی تھی، عیشال بس اسے گھور ہی سکتی تھی اسے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اس

ary4u.com

نے کون سا سمجھ جانا تھا، عیشال بس سر جھٹک کر رہ جاتی تھی۔

☆☆☆

گرمیاں شروع ہو چکی تھیں، دن بھر سورج اگر تنگ بھی کرتا تو رات اپنی ٹھنڈی چاندنی کے ساتھ آ کر اس تپش کو تھوڑا بہت کم کر ہی دیتی تھی اور موسم چاہے سردی کا ہو یا گرمی کا ننگے پیر لان کا حدود اربعہ ناپنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا اور اس میں کبھی کبھی اس کے ساتھ وہ تینوں بھی شامل ہو جاتی تھیں اور کبھی کبھی وہ اکیلے ہی چکر کاٹتے کاٹتے پر اذیت سوچوں کے دروازے وا کرتی جاتی تھی۔

''تم اتنی کرپٹ کیوں ہو زونائشہ؟'' اس کے ساتھ چلتی عائزہ آج بھی اسے لتاڑے بغیر نہ رہ سکی۔

''یہ تم ان سے پوچھو جو مجھے اس طرح کی کرپشن کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔'' سپاٹ چہرے کی طرح لہجہ بھی سپاٹ ہی تھا۔

''میں تو اس چیز پر حیران ہوتی ہوں کہ اذلان بھائی کو یہ معلوم کیوں نہیں ہوتا کہ تم ان کی غیر موجودگی کے دوران کوئی ان کا کمپیوٹر استعمال کرتا ہے۔'' صدف بھی ان دونوں کے پاس ہی آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

''کیونکہ یہ محترمہ ساری ہسٹری ڈیلیٹ کیے بغیر کمپیوٹر جو بند کرنا گناہ سمجھتی ہیں۔''

''ویسے کتنی غلط بات ہے زونائشہ وہ اتنا یقین رکھتے ہیں کہ ان کی غیر موجودگی میں کوئی کمپیوٹر استعمال نہیں کرتا بلکہ ان کے نزدیک تو ہم چاروں میں سے کسی کو کمپیوٹر استعمال نہیں کرنے کا پتا بھی نہیں ہے اسی لئے تو انہوں نے پاس ورڈ بھی نہیں لگایا اور تم......'' وہ ہونٹوں میں مسکراہٹ دبائے اسے گھور رہی تھی۔

''ہاں تو نہ مجبور کریں مجھے یہ سب کرنے پر صحیح طریقے سے مجھے اجازت دے دیں وہ سب کام کرنے کی، جو میں کرنا چاہتی ہوں ورنہ میں تو یہی طریقے استعمال کرتی رہوں گی۔'' کندھے اچکاتی وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

''ماموں کو یا پھر اذلان بھائی کو معلوم ہو گیا تو وہ کیا سوچیں گے؟'' صدف فطرتاً بزدل واقع ہوئی تھی، یا پھر اس میں وہ سرکشی ضد اور بغاوت نہیں تھی جو زونائشہ میں بااتم موجود تھیں، اس بھی فکر لاحق رکھتی تھی کہ اس سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جو اس کے باپ بھائیوں کی نظروں میں اس کا مقام گرا کے رکھ دے۔

''مجھے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی میرے بارے میں کیا سوچے گا اور کیا نہیں، یہ لوگ صرف ایک بات ہی سوچ سکتے ہیں کہ کیسے اپنے گھر کی عورتوں کو گھٹ گھٹ کر مارا جائے اس کے سوا کچھ نہیں۔'' اس کے انداز میں نفرت کے سوا بغاوت بھی تھی جسے صاف محسوس کیا جا سکتا تھا، صدف کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔

''لیکن زونائشہ تمہیں نہیں لگتا تم امانت میں خیانت کر رہی ہو، میرا مطلب ہے اس طرح ان کی مرضی کے بغیر یہ چیزیں استعمال کرنا ان کو دھوکا دینے کے ہی مترادف ہے۔'' عائزہ بڑے مدلل انداز میں مخاطب ہوئی۔

''دیکھو عائزہ ان لوگوں کی سوچ سے پرے نظر، میرے ان سب کے خلاف ہونے کے باوجود بھی میری اپنی بھی کچھ متعین کردہ حدود ہیں، بھلے میں ان کے قائم کردہ اصولوں پر عمل نہ کروں ان کی باتیں نہ مانوں، مگر جو حدود میری اپنی قائم کردہ ہیں میں ان کے کبھی خلاف نہیں جاتی، میں جانتی ہوں، جو میں کرتی ہوں وہ غلط ہے لیکن جو یہ کرتے ہیں کیا وہ ٹھیک ہے تم لوگوں

www.Freelibrar

میں ہے اتنا صبر کے ان کی ہر بات بغیر کوئی بات منہ سے نکالے مان لو میں نہیں مان سکتی، میں کسی کے حقوق سے انکار نہیں کرتی مگر پہلے مجھے تو حق دیں جینے کا، ہمارے ساتھ تو وہی سلوک کیا جاتا ہے جو اسلام سے قبل بیٹیوں کے ساتھ کیا جاتا تھا، بس فرق صرف یہ ہے کہ وہ پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیتے تھے اور یہ زندہ رکھ کر زندہ دفن کرتے ہیں، تم خود بتاؤ ڈائجسٹ پڑھ کر میں کیا خراب ہو جاؤں گی یا ان کی عزتوں کو نیلام کر دوں گی یا کمپیوٹر، موبائل فون استعمال کر کے یا پھر کسی کالج میں پڑھ کر میں گھر سے بھاگ جاؤں گی جو مجھے جو مقام دے گا میں بھی اسے وہی مقام دوں گی، وہ چاہے میرا باپ ہی کیوں نہ ہو، یہ میری فطرت کا حصہ ہے اور میں فطرت نہیں بدل سکتی۔'' اس کا ایک ایک لفظ تلخی سے پر تھا، نخوت سے سر جھٹکتی وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی، وہ دونوں ایک دوسرے کو بس دیکھ کر رہ گئیں۔

☆☆☆

ہجر کی رات کاٹنے والے
کیا کرے گا اگر سحر نہ ہوئی

دن اسی بے کیفی سے گزرتے جا رہے تھے، لمبے لمبے دن اور چھوٹی چھوٹی راتیں جو آنکھوں میں راتیں کاٹنے والوں کو چھوٹی تو ہرگز نہ لگتی ہوں گی، ان گزرے دنوں میں اذان دو چار بار ہی گھر آیا تھا، مگر زونائشہ بھول کر بھی نہ اس کے سامنے کبھی آئی اور نہ آنے کی چاہ کی، اذلان اور عیشال دونوں بہت خوش تھے اور خوش ہونا ہی تھا جہاں عزت اور محبت ہو وہاں دکھ کم ہی ہوتے ہیں، پھر اچانک صدف اور روحان کی شادی کا شور ایک دم سے ہی بلند ہوا تھا، مگر پھر پتا نہیں کیوں یکدم تھم گیا روحان کے ساتھ ساتھ باقی سب چھوٹوں کے موڈ بھی خراب ہو کر رہ گئے تھے، اللہ اللہ کر کے تو اب کہیں جا کر اس کی دعائیں قبول ہونے لگی تھیں اور اب پھر...... اف...... وہ جلا بھنا ہر کسی کو کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا، مگر کوئی تھا کہ اس کی پرواہ ہی نہیں کرتا تھا۔

☆☆☆

ان ہی بے رونق اور پرتپش دنوں میں زونائشہ کا اداس اداس چہرہ کھل اٹھا تھا، جب اس نے امتیازی نمبروں سے بی اے پاس کیا تھا، مارکس شیٹ ہاتھوں میں آتے ہی اس کی سب سے پہلی نگاہ اکنامکس کے نمبرز پر ہی پڑی تھی، 180 مارکس اس کی چیخ نکل گئی تھی باقی مضامین کے مارکس بھی اچھے تھے مگر اکنامکس تو اس کا موسٹ فیورٹ سبجیکٹ تھا اور وہ اسی میں ماسٹرز بھی کرنا چاہتی تھی۔

ان تینوں کی فیورٹ چیزیں منگوا کر انہیں ٹریٹ دی تھی، اس کی اس خوشی میں سب سے زیادہ خوش اس کی ماں اور بہن ہی تھیں، خدیجہ نے بامشکل اس کے خوشی سے چمکتے چہرے سے نظریں ہٹائی تھیں آج کتنے عرصے بعد وہ دل سے مسکرائی تھی دل سے خوش ہوئی تھی، آنکھوں میں آئی ڈھیروں نمی کو خشک کرتیں وہ دل ہی دل میں اس کے لئے دعا گو تھیں۔

☆☆☆

آج پوچھے نہ کوئی صبر کے معانی ہم سے
آج ہم آخری منزل پر کھڑے ہیں صاحب

''نہیں اب مزید میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا، جتنا پڑھنا تھا پڑھ چکی وہ، تم اب مزید اس سلسلے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔'' وہ ہمیشہ کی طرح سخت اور بارعب آواز میں بولے۔

''دیکھئے گھر میں رہ کر ہی پڑھے گی وہ، ایک بے ضرر سی خواہش ہے پوری کر لینے دیں

rary4u.com

اسے۔'' دبی دبی آواز میں وہ سر جھکا کر بولیں،
... نے ایک سخت نظر ان پر ڈالی۔
''بے ضرر...... اونہہ۔'' انہوں نے سر
...ایا
''یہ بے ضرر سی خواہش ایک دن تمہیں خون
کے آنسو رلائے گی، کون سی ایسی ڈگری ہاتھ لگ
گئی ہے اس کے، کون سا تیر مار لیا اس نے، یہ
تعلیم بھی اس نے گھر بیٹھ کر حاصل کی ہے، مگر تیور
دیکھ رہی ہو تم اس کے، سرکشی اس کی آنکھوں میں
...تی ہے، میں تم سے کہہ رہا ہوں تم سر چڑھا رہی
ہو اسے، پانی سر سے اونچا ہو گیا تو سر پکڑ کر روؤ
گی تم۔'' وہ دھاڑتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر
کھڑے ہو گئے تھے، سر جھکائے وہ ڈوبتے دل
کے ساتھ بیٹھیں تھیں۔
''کب میں آپ کی عزت نیلام کر کے آئی
ہوں، کب میں نے سرکشی دکھائی آپ کو، جو آپ
مجھے سرکشی کا طعنہ دے رہے ہیں، آپ کو ہر بات
پر اعتراض کیوں ہوتا ہے؟ کیوں آپ کسی کو جیتے
ہوئے نہیں دیکھ سکتے؟'' ضبط کی انتہا ہوئی تھی
جب وہ ان کے کمرے میں آ کر پھٹ پڑی تھی،
...اوں کا پکتا ابال آج نکلا تھا، سرخ آنکھوں سے
وہ ایک بار خدیجہ کو گھورتے ہوئے اس کی طرف
...ھے تھے، خدیجہ ان کے سرخ پڑتے چہرے کو
دیکھ کر کانپ اٹھیں تھیں۔
''کیا کہا تم نے؟ تمہاری اتنی ہمت کے تم
اس انداز میں مجھ سے بات کرو۔'' اشتعال
...ائے وہ دھاڑ رہے تھے، وہ اسی طرح ان کے
سامنے تن کر کھڑے تھے۔
''آپ نے خود مجبور کیا ہے، مجھے اس انداز
میں بات کرنے پر۔'' آہستہ آواز مگر انتہا کی سرد
تھی۔
''چپ کرو تم بدتمیز، اسی دن کے لئے تو
نہیں پیدا کیا تھا تمہیں میں نے۔'' اسے ان کے
سامنے سے ہٹاتیں وہ اسے کمرے سے باہر لے
آئی تھیں۔
''تو نہ کرتیں پیدا، پیدا کر کے کون سے سکھ
مجھے دے دیئے ہیں۔'' زہر خند لہجہ میں بولتی وہ
انہیں ہکا بکا چھوڑ کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی
تھی، منہ کھلے وہ بند دروازے کو دیکھ رہی تھیں۔
''دیکھ لیا تم نے، اسی لئے اس کی وکالت کر
رہی تھی، اتنی گستاخ اولاد زمین میں گاڑھ دوں گا
میں اسے، کرتا ہوں میں اس کا انتظام۔'' مٹھیاں
بھینچے وہ لاؤنج سے باہر نکل گئے، آنکھوں میں
ڈھیروں آنسو لئے وہ صوفے پر ڈھے گئیں تھیں۔

☆☆☆

''اب تم بتاؤ عیشال میں کیا کروں؟''
رخسانہ اس سے بات شیئر کر کے اب اسے سوالیہ
نظروں سے دیکھ رہی تھیں، سب کچھ ان کے
اختیار میں تھا، مگر وہ زبردستی نہیں کرنا چاہتی تھی، یہ
ان کا دیا گیا تاثر تھا۔
''میں کیا کہہ سکتی ہوں پھپھو، جو آپ لوگ
بہتر سمجھیں۔'' ہاتھ مسلتی وہ بے چین سی بیٹھی تھی،
جانتی تھی وہ سراسر فارمیلٹی نبھا رہی ہیں۔
''تم اسے بہتر جانتی ہو، عیشال اس لئے
میں نے سوچا کہ تم سے پہلے بات کرلوں، یہ نہ ہو
کہیں میں اس کی مرضی کے خلاف کچھ کر
بیٹھوں۔''
''میرا نہیں خیال پھپھو کہ اسے کوئی اختلاف
ہو گا اور اگر ہو گا بھی تو کون سا مان لیا جائے گا۔''
آخری بات وہ بس سوچ ہی سکی تھی، رخسانہ سر
ہلاتیں اٹھ کر چلی گئیں، گہرا سانس خارج کرتی وہ
بھی اٹھ کر لان میں نکل آئی، پتا نہیں کیوں اس کا
سانس گھٹنے لگا تھا، رخسانہ کی ہاں میں ہاں ملاتی وہ
باخوبی جانتی تھیں کہ خود ان کے اختیار میں کچھ

www.Freelibra

نہیں تھا، اختیار میں سب باتیں مردوں کے تھیں، تیمور تو یہ بات آگے چلا بھی چکے ہوں گے، رخسانہ تو بس فارمیلٹی نبھا رہی تھیں اور اس بات کا حکم دینے والے نے بھلا کہاں کسی انکار کی گنجائش چھوڑی تھی۔

''آپ انہیں بتا دیں امی، میں ہرگز ان کا یہ فیصلہ نہیں مانوں گی، میں کوئی بھیڑ بکری نہیں ہوں جس پر وہ اپنا یہ جابرانہ فیصلہ تھوپ دیں گے، جیتی جاگتی انسان ہوں۔'' وہ لاؤنج میں داخل ہوئے تو اس کی چیختی آواز ان کے کانوں میں پڑی، وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچے اس کے کمرے کی طرف بڑھے، انہیں اندر آتے دیکھ کر خدیجہ سیاکت سی بیٹھی رہ گئیں، ان نے تو بڑی کوشش کی تھی کہ ان کی غیر موجودگی میں ہی وہ اس سے یہ بات کر لیں مگر۔

''تم جیتی جاگتی انسان کو میں زندہ ہی زمین میں گاڑھ دوں گا۔'' بھینچی آواز میں وہ دھاڑے تھے۔

''گاڑھ تو چکے ہیں، اب مزید کیا گاڑھیں گے، اب کہاں گیا آپ کا اسلام، صرف آپ کو پانچ ٹائم ماتھا ٹیکنے کا حکم ہی دیتا ہے اسلام، یہ نہیں بتایا اس نے آپ کو کہ انصاف کیا ہے اور کیسے دیا جاتا ہے کسی کو، یا صرف اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے ہی آپ کو یاد آتا ہے، اسلام۔'' ان کے سامنے چیختی وہ ان کے اشتعال کو بڑھا گئی تھی۔

''گستاخ۔'' ان کا ہاتھ پوری قوت سے اس کے گال پر پڑا تھا اور اسے زمین پر پٹخ گیا، خدیجہ دم سادھے ان کے اشتعال بھرے چہرے کو دیکھ رہی تھیں اور دروازے پر کھڑی عیشال تڑپ کر اس کی طرف بڑھی تھی، جو فرش پر اوندھی پڑی تھی۔

''بتا دو اسے، مرنا چاہتی ہے تو کل کی مرتی آج مرے، مگر میرا فیصلہ اٹل ہے، وہ تبدیل نہیں ہوگا اور اگر اب اس نے کوئی ہنگامہ کرنے کی کوشش کی تو اس کی قبر کھود کر زندہ گاڑھ دوں گا اسے میں، میرے لئے یہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے اور تم نے دیکھ لیا کہ ابھی مزید اپنی وکالت کرنے کا صلہ دیکھنا چاہتی ہو۔'' عیشال پر سے نظر ہٹا کر وہ بیوی پر برسے تھے جو ساکن سی بیٹھی تھیں ایک نفرت بھری نظر وہ اس پر اچھالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے گھر سے ہی باہر نکل گئے۔

☆☆☆

''زونائشہ دروازہ کھولو، میری بات تو سنو۔'' ان کے باہر نکلتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر اسٹور روم میں بند ہوگئی تھی، خدیجہ کا رو رو کر برا حال تھا، عیشال دروازہ کھٹکا کھٹکا کر تھک گئی تھی مگر وہ تھی کہ دروازہ نہ کھولنے کی قسم کھائے بیٹھی تھی، شام سے رات ہوگئی تھی، نہ تو حیدر گھر واپس آئے تھے اور نہ وہ باہر نکلنے کو تیار تھی۔

''زونائشہ پلیز۔'' ایک دفعہ پھر اس کی آواز بھیگنے لگی تھی، اس دفعہ پتا نہیں اسے اس محبت کی ماری لڑکی پر ترس آ گیا تھا کہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئی تھی، اس کا سوجا ہوا چہرہ دیکھ کر وہ دل تھام کر رہ گئی، آنسو گال بھگوتے چلے گئے اور وہ منہ پر ہاتھ رکھے اس بے حس کو دیکھ رہی تھی جو بے تاثر چہرے کے ساتھ کھڑی تھی، اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اس کے کمرے میں لے آئی تھی دروازہ لاک کر کے وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

''کیوں اپنے ساتھ ظلم کر رہی ہو زونائشہ جب جانتی ہو اس سب کا کوئی فائدہ نہیں کیوں...... انہیں موقع دے رہی ہو کہ وہ تمہارا حلیہ بگاڑ دیں۔'' اس کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے وہ سسک اٹھی تھی۔

brary4u.com

''تو کیا کروں ان کی قید سے نکل کر اس
ے عقوبت خانے میں بند ہو جاؤں، مجھے نفرت
ہے اس انسان سے عیشال نفرت۔'' عیشال پھٹی
پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جس کی صرف
آواز میں ہی نہیں آنکھوں میں بھی صرف نفرت
ں تھی۔

''اذان بہت اچھا ہے زونائش، اس نے
و تمہارا نام لیا ہے، خود اس رشتے کے لئے بولا
ہے، اس نے خود تمہاری چاہت کی ہے، وہ تمہیں
یا ہتا ہے تو سمجھی نا۔'' وہ اس کے ساتھ ساتھ خود کو
بھی تسلی دے رہی تھی، زونائشہ کے ہونٹوں پر
تہزائیہ مسکراہٹ پھیلی۔

''تم فکر نہ کرو عیشال حیدر اب اگر کوئی
برے لئے چاہت نہیں رکھے گا تو تب بھی کوئی
ق نہیں پڑے گا۔'' اس کی آواز اتنی سرد تھی
شال کا دل تک کانپ اٹھا۔

''تم جاؤ تیاری کرو، جا کر اپنے دیور کی
ادی کی، آخر خوشی کا موقع ہے۔'' زہرخند انداز
ں بولتی وہ اس کے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے ہٹا کر
ھ روم میں بند ہوگئی، عیشال خالی خالی نظروں
ے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

چاندنی میں بھیگی رات آہستہ آہستہ سرکتی جا
ہی تھی، وہ کھڑکی میں کھڑی غیر مرئی نقطے پر
ظریں جمائے ہوئے تھی، آج پہلی دفعہ اس کے
پ نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا، مگر آنسو اتنے برف
ہے تھے کہ اب بھی پگھلنے کو تیار نہیں تھے، گال
ہ ھ رکھے وہ طنزیہ انداز میں خود پر ہی مسکرائی
آج دوسری دفعہ اسے اس کی اوقات بتائی
ئی تھی۔

چار سال پہلے اذان تیمور نے بھی اسی طرح
اس کی اوقات بتائی تھی ہاں اس نے ہاتھ
انھایا تھا، مگر لفظوں کے مارے طمانچے اتنے
سخت تھے کہ یہ تکلیف بہت کم تھی اس کے
سامنے۔

☆☆☆

اذان تیمور، انتہا کا مغرور اور خود سر انسان،
وہ چھوٹی عمر سے ہی ہاسٹل شفٹ ہوگیا، شروع
شروع میں بڑی شدت سے چھٹیوں کا انتظار کرتا
تھا کہ وہ گھر جا سکے، مگر آہستہ آہستہ وہ گھر سے دور
ہوتا چلا گیا، چھٹیوں میں وہ اپنے دوستوں کے
ساتھ پروگرام بناتا اور گھومنے کے لئے چلا جاتا،
یہ سوچے بغیر کہ گھر میں بیٹھی اس کی ماں دن گن
گن کر اس کی واپسی کا انتظار کرتی ہے۔

وہ گرمیوں کے سلگتے اور تپتے بڑے بڑے
دن تھے، جب اذان تیمور اپنی بھرپور وجاہت
کے ساتھ چھٹیوں میں گھر آیا تھا، نیلی جینز کالی ٹی
شرٹ گرمی کی حدت سے سرخ پڑتا چہرہ کالے
ریشمی بال سفید ماتھے پر چپکے تھے کندھے پر لٹکا
بیگ، وہ ان بے کیف دنوں میں بہار کا جھونکا
ثابت ہوا تھا، زونائشہ ان دنوں میٹرک کے
امتحانات دے کر فارغ تھی، ان لمبے لمبے دنوں
میں اس کا ایک ہی شوق تھا، سارا دن جی بھر کر
ناولز پڑھنا، راتوں کو خوبصورت خوبصورت خواب
بننا اور ان خوابوں میں کب اذان تیمور کی
بادشاہت چھا گئی اسے پتا ہی نہ چلا اور جب پتا
چلا تو دھک سے رہ گئی، مگر خیر پھر کیا ہوا، کہانیوں
میں بھی تو زیادہ تر کزنز کی شادیاں ہوتی ہیں، کتنی
اچھی لو اسٹوریز ہوتی ہیں ان کیں، وہ دلکشی سے
مسکرا کر اپنی سوچ کو خود ہی انجوائے کرتی، مگر ان
خوابوں میں رہنا اسے اس وقت مہنگا پڑا جب وہ
بڑی بہادری سے اذان تیمور کو اپنے جذبات سے
آگاہ کرنے گئی تھی، دل میں بات رکھنے کی قائل تو
وہ کبھی بھی نہ رہی تھی۔

وہ ایک تپتی دوپہر کی میٹھی رات تھی، چاندنی

www.Freelibr

کی نرم نرم چھاؤں مسحور کن تھی، اذان لان میں کرسی پر بیٹھا فون پر بات کر رہا تھا، رات کافی گزر چکی تھی، وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس کے سامنے رکھی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی، بظاہر پرسکون، مگر دھڑکن اتنی تیز تھی کہ اسے کانوں میں آواز محسوس ہو رہی تھی، ایک نظر اسے دیکھ کر اذان نے اختتامی فقرے بولے اور سیل پاکٹ میں ڈال لیا۔

''خیریت۔'' وہ بڑی گہری نظر سے اسے دیکھ رہا تھا، زونائشہ سے اس کی بات چیت ایک کزن کے لحاظ سے بڑی سرسری سی ہی رہی تھی اور وہ خود اس طرح لیا دیا انداز اپنائے رکھتا تھا کہ کم ہی کوئی اس کے ساتھ فرینکلی بات کر سکتا تھا۔

''ہاں مجھے تم سے کچھ بات کرنا تھی۔'' ہاتھوں کو مسلتی، نظریں جھکائے وہ انتہا کی نروس لگ رہی تھی، یہاں تک آ کر اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس سے کیا بولے، کیسے بتائے وہ، جو کچھ بتانے آئی ہے، ساری خود اعتمادی ہوا ہو گئی تھی۔

''تو کرو۔'' وہ کرسی پر ایزی بیٹھا، گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا، وہ نہ تو کم عقل تھا اور نہ ہی بے وقوف، جو یہ نہ سمجھ پاتا کہ رات کے اس پہر یہ پراعتماد لڑکی، جو منہ پر ہی ٹکا تو ڑ جواب دے کر اگلے کا منہ بند کروا دیتی تھی وہ اب اتنی نروس کیوں بیٹھی ہے، اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے کیوں نمودار ہو رہے ہیں اور وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا کیوں بھول گئی ہے۔

''اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اذان تیمور میں تم سے محبت کرنے لگیں ہوں تو۔'' اپنی تمام تر ہمت کو گھسیٹ گھسات کر بڑی مشکل سے اس نے اپنی بات مکمل کی اور گہرا سانس خارج کر کے اس کی طرف دیکھا جو تمسخرانہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

''تو زونائشہ حیدر، میں یہی کہوں گا کہ تم بھی ان تھرڈ کلاس لڑکیوں کی طرح ہی نکلی، جن سے اپنے یہ دو ٹکے کے جذبات سنبھالے نہیں جاتے۔'' تمسخرانہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ تفاخر سے کھڑا، اسے اس کی اوقات بتا رہا تھا۔

''مجھے سمجھ نہیں آتی تم لڑکیوں میں عزت نفس ہوتی بھی ہے یا نہیں، چلو عزت نفس کو چھوڑو، کیا غیرت کا بھی فقدان ہوتا ہے تم لڑکیوں میں۔'' چبھتی نظروں سے وہ اس کی پھٹی پھٹی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا، آنسو لڑیوں کی صورت اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے، اتنی سنگدلی، اذان تیمور اتنا بے رحم۔

''سنبھال کر رکھو ان آنسوؤں کو، تمہیں اپنا تماشہ لگانے کی چاہ ہو گی، میں ایسا کوئی نرالا شوق نہیں رکھتا۔'' سلگتی نظروں سے اسے دیکھتا وہ نخوت سے سر جھٹکتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا، اس رات گھر کے سب سے زیادہ تاریک کونے میں بیٹھی وہ جی بھر کر روئی تھی اور یہ رونا صرف اس رات کا تھا اگلی صبح وہ ایک نئی زونائشہ حیدر تھی، تلخ، سنجیدہ اور بیزار، آہستہ آہستہ اس کے انداز میں تلخی اور بیزاری کا اضافہ ہی ہوا تھا، اس رات جو ہوا وہ زونائشہ اور اذان کے درمیان میں ہی رہا، یہ اذان کا اس پر احسان تھا جو اس نے اس چیز کا حوالہ کسی کے سامنے نہیں دیا تھا، چھٹیاں گزار کر وہ واپس چلا گیا تھا، اس کے چہرے پر اپنے سنگدلانہ لفظوں کے طمانچے مار کر وہ زونائشہ حیدر کے اندر زہر ہی زہر بھر گیا تھا، اس کی محبت کو مار کر وہ اس کے اندر باہر نفرت پھیلا گیا تھا۔

☆☆☆

brary4u.com

اس رات زونائشہ حیدر یہ بھول گئی تھی کہ وہ کس کے سامنے حال دل سنانے جا رہی ہے، اذان تیمور سدا کا بے حس انسان، مگر آج وہ یہ بات اچھی طرح سے جانتی تھی کہ اسے کس کی زندگی میں شامل کیا جارہا ہے اور نہ چاہتے ہوئے آج بھی اس کا فیصلہ ماننے پر مجبور تھی، ان دونوں کی شادی کے ساتھ روحان اور صدف کی شادی بھی طے پا گئی تھی، شادی سے محض تین دن پہلے اذان اسلام آباد سے واپس آیا تھا، سب بے انتہا خوش تھے سوائے زونائشہ کے، اس دن کے بعد سے حیدر نے اسے مخاطب نہیں کیا تھا اور وہ خود بھی ان کی موجودگی سے خائف ہی رہتی تھی، شادی کی شاپنگ میں اس نے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی تھی، سب کچھ عیشال نے اپنی پسند کا ہی خریدا تھا، وہ نہ صرف حیدر بلکہ ہر کسی سے ہی کترا رہی تھی، بس ضرورتاً ہی کسی سے بات کرتی زیادہ تر تو اپنے کمرے میں ہی بند رہتی تھی، کتنی ہی بار خدیجہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر جواب میں اس کا انداز اتنا سرد ہوتا تھا کہ وہ دل مسوس کر رہ جاتیں، اس سب میں ان کا کوئی قصور نہیں تھا مگر اس سب میں سب سے زیادہ سزا انہیں ہی دی جارہی تھی۔

☆☆☆

بھیگی ہوئی اک شام کی دہلیز پر بیٹھے
ہم دل کے سلگنے کا سبب سوچ رہے ہیں

''نہیں لگانی ہے مجھے مہندی عائزہ، تم پلیز جاؤ یہاں سے۔'' اس کی چیختی آواز پر جہاں کمرے میں داخل ہوتی عیشال کی پیشانی شکن آلود ہوئی تھی وہی عائزہ بھی آنکھوں میں حیرانگی سموئے اس کا یہ بیگانہ انداز دیکھ رہی تھی۔

''عائزہ تم صدف کو لگاؤ جا کر مہندی، ابھی زونائشہ تھکی ہوئی ہے نا اس لئے۔'' عائزہ کو بھیج کر وہ خشمگیں نگاہوں سے گھورتی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

''یہ کیا بدتمیزی ہے، زونائشہ، اس طرح کیوں بات کر رہی ہو تم اس سے اور مہندی نہ لگوانے کی بھلا کیا تک ہوئی، کل شادی ہے تمہاری سب دلہنیں مہندی لگواتیں ہیں۔'' اس کا انداز قدرے سخت تھا، مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

''میں ان دلہنوں میں سے نہیں ہوں، سمجھ آئی تمہیں میری بات اور اب پلیز تم بھی جاؤ یہاں سے، اس گھر میں حکم چلانے کو ایک صرف میں ہی ملتی ہوں سب کو۔'' پیشانی پر بل لئے لہجہ کوفت زدہ تھا، عیشال چپ چاپ وہاں سے اٹھ گئی وہ جانتی تھی اس وقت وہ کتنی ڈسٹرب ہوگی، سب کچھ اس کی مرضی کے خلاف تھا اور ایک انسان جو کبھی کسی کی مرضی پر چلنا پسند ہی نہ کرتا ہو اس کے لئے یہ سب کتنا تکلیف دہ ہوگا، وہ جان سکتی تھی، دروازہ لاک کر کے، لائٹ آف کر کے وہ کھڑکی کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی، لان میں سب کزنز بیٹھے اودھم مچائے ہوئے تھے، سب کتنے خوش تھے ہنستے مسکراتے، قہقہے لگاتے، حالانکہ وہ بھی جو چار سال پہلے اسے بڑی بری طرح سے ذلیل کر چکا تھا۔

آج شام کو ہی ان کا نکاح ہوا تھا اور اب کچھ دیر پہلے مہندی کا فنکشن ختم ہوا تھا، اس کے اندر بلا کا سکوت پھیلا تھا، نہ اس انسان کے ملنے کی خوشی، جو اس کے دل میں بسنے والا پہلا شخص تھا اس کی آنکھوں میں بسنے والا پہلا خواب اور نہ ہی کوئی دکھ تھا جس نے تذلیل کی تھی اسی کی زندگی میں اب وہ شامل ہوگئی تھی، کہیں بھی دل میں کوئی جذبہ نہیں تھا حالانکہ اسے سامنے بیٹھے دیکھ کر بھی نہیں، جس کے ہونٹوں پر کسی چھیڑ خانی پر بڑی محظوظ کن مسکراہٹ پھیلی تھی، گہری سانس خارج

www.Freelibr

کرتی وہ کھڑکی کے پاس سے ہٹ گئی تھی۔
اس سے اگلے دن بھی اس کے جذبات اس کے چہرے کی طرح سپاٹ ہی رہے، حتیٰ کہ رخصتی کے وقت فطری طور پر خدیجہ کی آنکھوں میں آنے والے آنسو بھی اس کے دل کو نہ پسیج سکے، اس کے برعکس صدف خوش بھی تھی اور رنجیدہ بھی، روحان کی وارفتہ نظریں جہاں اسے بوکھلائے دے رہی تھیں وہیں دل میں تفاخر بھی پیدا کر رہی تھیں، مووی اور فوٹو گرافر کے بعد جب عیشال اسے کمرے میں لے کر آئی تو وہ حد درجہ بے زار ہو چکی تھی، اس چیز کا اندازہ عیشال باخوبی اس کے چہرے سے لگا سکتی تھی، اسی لئے اس وقت اسے کوئی بھی نصیحت کرنے کی بجائے وہ فقط اتنا ہی کہہ سکی۔
''تم ریسٹ کرو میں اذان کو بھیجتی ہوں۔''
وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود چلی گئی، تو اس نے ایک کوفت بھری نظر سجے سنورے کمرے پر ڈالی اور سر جھٹک کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی، اذان جب کمرے میں داخل ہوا تو وہ یکسر اس کے وجود سے خالی تھا، البتہ وہ بڑے سکون سے سادہ سے حلیے میں باتھ روم کے دروازے سے برآمد ہوئی تھی، اذان نے ایک گہری سانس خارج کی اور اسے یکسر نظر انداز کر کے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا، اسے یہ توقع تو ہرگز بھی نہیں تھی کہ وہ سجے سنورے روپ میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی ہو گی مگر پھر بھی دل میں کہیں یہ چاہ ضرور تھی جو بڑی بے دردی سے کچلی گئی تھی، وہ کپڑے چینج کر کے باہر آیا تو تکیہ لئے وہ صوفے کی طرف بڑھ رہی تھی، جب اس نے جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔
''کیا بدتمیزی ہے یہ؟'' ماتھے پر تیوری سجائے وہ ناگوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔
''اچھا یہ بدتمیزی ہے، تو زونائشہ بی بی اس بدتمیزی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟'' اس کا اشارہ اس کے سادہ حلیے پر تھا۔
''اذان تیمور میں یہاں تمہاری سیج سجانے نہیں آئی۔'' وہ تڑخی تھی اذان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔
''تو زونائشہ بی بی میں یہاں آپ کو کیٹ واک کروانے کے لئے تو ہرگز بھی نہیں لایا، سمجھتی تو تم ہو گی کہ شادی کیوں کی جاتی ہے۔'' سرد نظریں اس کی آنکھوں میں گاڑھے وہ اسے منجمند کر گیا تھا، یہ پہلی بار تھا جب زونائشہ کا دل کانپا تھا۔
''تم میری اجازت کے بغیر......'' اس کی آواز میں واضح لرزش محسوس ہو رہی تھی۔
''تم نے بقائمی ہوش و حواس مجھے یہ اجازت دی ہے بھول گئی کل سب کے سامنے ہی تو تم نے اپنے سارے حقوق میرے نام کیے ہیں، پھر آج میں کون سی اجازت لوں تم سے اور ویسے بھی میری مردانگی کا ثبوت تو تمہیں چاہیے ہی ہو گا نا۔'' ہونٹوں پر مسکراہٹ مگر چہرے پر پتھر یلے تاثرات سجائے وہ اسے ساکت کر گیا تھا، یہ طلب تھی یا انتقام وہ سمجھ نہیں پائی اور سمجھنے کا موقع اس نے دیا کب تھا۔

☆☆☆

درد کے چاند کو راتوں کا ستم سہنے دو
وقت کی آنکھ سے کچھ اور لہو بہنے دو
اب میرے طرز تخاطب سے پریشان کیوں ہو
میں نہ کہتا تھا یارو مجھے چپ ہی رہنے دو

ولیمے والے دن صدف کی چھب ہی نرالی تھی، پچھلی رات کا خمار اس کی آنکھوں سے چھلک رہا تھا، روحان کی سرگوشیاں، نگاہیں اس کے حسن کو بڑھاوا دے رہی تھیں، مسکراہٹ جیسے صدف

orary4u.com

کے ہونٹوں سے چپک کر رہ گئی تھی، ایسے میں زونائشہ کی حد سے بڑھی ہوئی سنجیدگی ٹھٹکنے پر مجبور کرنے کو کافی تھی، حالانکہ وہ اس انداز میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی، اس کے برابر بیٹھا اذان کسی کو بھی ہپناٹائز کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا تھا، اس کے ہونٹوں پر پھیلی دلکش سی مسکراہٹ مسمرائز کرنے کو کافی تھی، کزنز کی چھیڑ چھاڑ دوستوں کی جملے بازی پر وہ فقط مسکرائے جا رہا تھا اور ان سب میں ایک صرف زونائشہ ہی تھی جسے وہ اس وقت حد سے زیادہ زہر لگ رہا تھا، واپسی پر وہ بے زار سی گاڑی سے نکل کر اندر کی طرف بڑھی تھی، جب خدیجہ اسے ٹوکے بغیر نہ رہ سکیں۔

''رسم کے مطابق آج تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہے زونائشہ۔''

''جتنا ڈرامہ ہو چکا ہے، اتنا کافی ہے، اس سے زیادہ کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ ہی مجھ سے توقع رکھیے گا۔'' بغیر مڑے وہ سرد انداز میں بولی اور پھر اندر کی طرف بڑھ گئی، خدیجہ کے ساتھ ساتھ رخسانہ بھی حق دق اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھیں جبکہ ان کے پیچھے کھڑا اذان مٹھیاں بھینچے ضبط کی انتہا پر کھڑا تھا۔

☆☆☆

رسم کے مطابق آج صدف عیشال کے ساتھ ہی اپنے پورشن میں آ گئی تھی اور روحان بھلا کہاں یہ دوری برداشت کر سکتا تھا اسی لئے وہ بھی اس کے ساتھ ہی تھا، رات کافی دیر تک ان سب کی محفل سجی رہی تھی، ماسوائے زونائشہ کے، سب نے اس کی غیر موجودگی کو محسوس کیا تھا، مگر عیشال نے اس کی تھکن کا بہانہ بنا کر ان کا دھیان اس پر سے ہٹا دیا تھا، وہ جب کمرے میں آیا تو وہ آنکھوں پر بازو رکھے بستر پر چت لیٹی تھی۔

''تمہیں اپنی امی سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔'' وہ جانتا تھا وہ جاگ رہی تھی، اسی لئے اسے اس کی بدتمیزی یاد کروانا نہیں بھولا تھا۔

''اس وقت میں تم سے کوئی کلاس لینے کے موڈ میں نہیں ہوں اذان تیمور اس لئے تم بھی لیکچر کا ارادہ ملتوی کر کے مجھے سونے دو۔'' اس کی طرف سے کروٹ لیتی، وہ اسے سلگا گئی تھی۔

''آئندہ کے بعد تم کسی سے بھی اس لہجے میں بات نہیں کرو گی۔''

''میں تمہارے حکم کی غلام نہیں ہوں۔'' یہ بھلا ہو سکتا تھا کہ وہ اسے جواباً کوئی تپانے والا جواب نہ دے۔

''میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔'' وہ دانت پر دانت جمائے دھاڑا تھا۔

''اور میں تمہارے ہاتھ توڑ دوں گی۔'' اس کا انداز بھلا کا پرسکون تھا، اذان کو تو آگ ہی لگ گئی۔

''توڑ کر دکھاؤ تم مجھے اب۔'' اس کا رخ اپنی طرف کرتے وہ سخت آواز میں بولا۔

''میں اس وقت تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی، اس لئے تم بھی اب اپنا منہ بند رکھو۔'' اپنی بے زاری اس پر واضح کرتی وہ ایک دفعہ پھر لیٹ چکی تھی۔

''اپنی زبان کو لگام ڈالو زونائشہ حیدر، یہ نہ ہو یہ کام بھی مجھے ہی کرنا پڑے۔'' اس کی برداشت لاجواب تھی، وہ خود اپنے ضبط پر حیران تھا، جتنی زبان درازی وہ کر چکی تھی اب تک تو اسے اس کا منہ توڑ دینا چاہیے تھا۔

''جب اتنی ہمت پیدا ہو جائے تب بات کرنا۔'' اسے ایک دفعہ پھر ضبط کی انتہا پر پہنچا کر سر پر تکیہ رکھ کر وہ کروٹ کے بل لیٹ گئی، چبھتی نظریں اس کی پشت پر گاڑھے جبڑے بھینچے وہ اپنا ضبط آزما رہا تھا۔

www.Freelib

''اذان بیٹا میری بات سننا۔'' صبح کمرے سے نکل کر وہ میسج ٹائپ کرتا باہر کی طرف بڑھ رہا تھا، جب ان کی آواز پر واپس پلٹا، جو اپنے کمرے کے دروازے میں کھڑیں اس کی طرف ہی متوجہ تھیں۔

''جی امی!''

''کمرے میں آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔'' اثبات میں سر ہلاتا وہ ان کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوا، ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ کر وہ انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''تم زونائشہ سے بات کرو، اسے نرمی سے سمجھاؤ، ٹھیک ہے وہ حیدر بھائی سے ناراض ہے مگر اس کی سزا اپنی ماں کو تو نہ دے، جو بے قراری سے اس کی راہ دیکھتی رہی ہے، تم اس کے شوہر ہو اذان اسے نرمی سے پیار سے سمجھاؤ۔'' گہری سانس خارج کرتا وہ اثبات میں سر ہلا کر اٹھ گیا۔

''ابھی تو میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں، واپسی میں اسے لے کر جاؤں گا ماموں کی طرف۔'' انہیں یقین دلاتا وہ باہر نکل گیا، مضطرب انداز میں اٹھ کر وہ لاؤنج میں چلی آئیں، خدیجہ کی بے بسی اور زونائشہ کے رویے سے اضطراب ان سے چھپا ہوا تو ہرگز بھی نہیں تھا۔

بظاہر اذان اور زونائشہ کا آپس میں رشتہ انہیں ٹھیک ہی لگ رہا تھا کیونکہ وہ دونوں سب کے سامنے ٹھیک ہی شو کروا رہے تھے اور اس میں زیادہ ہاتھ اذان کا تھا وہ خواہ مخواہ اپنا تماشا لگوانے کے حق میں ہرگز بھی نہیں تھا، اسی لئے کمرے کے باہر سب کے سامنے وہ بہت کم زونائشہ کو مخاطب کرتا تھا جانتا تھا اس کا پھاڑ کھانے والا انداز سب کو چونکنا کر دے گا اور یہی وہ نہیں چاہتا تھا۔

☆☆☆

زبانیں جن کے ستم پر خاموش رہتی ہیں
دلوں میں ان کے خلاف احتجاج ہوتے ہیں
برا نہ مان کہ بولیں ہیں تلخ لہجے میں
ہم جیسے لوگ ذرا بد مزاج ہوتے ہیں

شام کو وہ جب واپس آیا تو وہ کمرے میں بیڈ پر کہنی کے بل نیم دراز ویکلی میگزین دیکھ رہی تھی، دروازے کی آواز پر اس نے گردن گھما کر دیکھا اور پھر سابقہ انداز میں میگزین پر جھک گئی، گہری سانس خارج کرتا وہ بیڈ کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔

''میں ابھی حیدر ماموں کی طرف جا رہا ہوں اور تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔'' دوٹوک انداز میں بولتا وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا اور جب پانچ منٹ بعد کمرے میں واپس آیا تو وہ اسی حالت میں موجود تھی۔

''زونائشہ میں نے کچھ کہا ہے۔'' انداز قدرے نرم تھا۔

''مجھے کہیں نہیں جانا۔'' آواز آہستہ مگر انداز دوٹوک تھا۔

''میں نے تم سے نہ تو پوچھا ہے اور نہ التجاء کی ہے، اس لئے اب بغیر کوئی تماشا لگائے اٹھ جاؤ۔'' پیشانی پر بل سجائے وہ گھور کر اسے دیکھ رہا تھا، جواباً وہ گہری سانس اندر کھینچ کر بیڈ سے اٹھی اور بغیر اس کی طرف دیکھے باہر کی طرف بڑھی، جو اذان کو یہ بتانے کے لئے کافی تھا کہ وہ اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لے رہی، ایک جھٹکے سے اس نے کلائی پکڑ کر اسے روکا تھا، قدرے لڑکھڑا کر وہ اس کی طرف پلٹی۔

''میں نہیں جا رہی ہوں تمہارے ساتھ اور تم زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔'' بغیر اس سے متاثر ہوئے وہ ڈھیلے پن سے بولی۔

brary4u.com

"یہ تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں، اس لئے اب تم بغیر مجھے زبردستی کا موقع دیئے آرام سے میری بات مان جاؤ۔" ابرو سکیڑے وہ پرتپش آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھے کھڑا تھا۔

"اس کے سوا کر بھی کیا سکتے ہو تم مرد، سوائے زبردستی کرنے کے، آخر اپنا آپ اسی طرح تو تم لوگ منوا سکتے ہو، عورت کو محکوم بنا کر، اپنے آپ کو حاکم سمجھ کر، آخر کس مردانگی پر نازاں ہوتے ہو تم لوگ، اصل میں تو تم لوگوں میں مردانگی نام کو نہیں ہوتی۔" ٹھنڈے ٹھار انداز میں وہ اسے آگ لگا گئی تھی۔

"بکواس بند کرو تم، میں تمہیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں زبان کو لگام ڈالو، اتنی لمبی زبان کو میرے لئے کاٹنا ہرگز مشکل نہیں۔" ازلی مشتعل انداز میں وہ چیخ کر بولا، مگر وہ اب بھی اس پرسکون انداز میں اس کے مقابل کھڑی تھی۔

"چیخ چلا کر تم مجھے دبا نہیں سکتے ازلان تیمور، اور نہ ہی میں متاثر ہونے والی ہوں تمہارے اس انداز سے، یہ انداز انہیں دکھانا جو تم لوگوں کے ان اندازوں سے ڈر جاتی ہوں گی، تم جیسے گھٹیا انسان......" اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی، ازلان کا ضبط جواب دے گیا تھا، اس کا بھرپور تھپڑ اس فرش پر الٹا گیا تھا، ایک پل کو اس کا چہرہ تاریک ہوا تھا اور پھر تیز قدموں سے چلتا وہ دروازے کے فریم میں پتھر ہوئی عیشال کے پہلو سے نکلتا چلا گیا۔

وہ انہیں پتھرائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، جو فرش سے اٹھ کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"یہ چاہ تھی جس کی وجہ سے شادی کی گئی تھی، یہ اوقات ہے میری، عیشال ازلان دیکھ لی تم نے میری اوقات۔" تنے چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ سجائے وہ بے حس ہی لگی تھی۔

"یہ اوقات کسی کی نہیں بلکہ خود تمہاری عنایت کردہ ہے، آخر چاہتی کیا ہو تم زونائشہ، صبر کیوں نہیں کر لیتی تم؟ کیوں اپنے آپ کے ساتھ ظلم کر رہی ہو؟ سمجھوتہ تمہاری سرشت میں کیوں نہیں، کیوں تم نہ خود خوش رہتی ہو نہ کسی کو رہنے دیتی ہو، کیا بدلنا چاہتی ہو تم اور بدل کیا لو گی تم یہ سب کر کے، کچھ نہیں کچھ بھی نہیں سوائے اپنی زندگی اجیرن کرنے کے، سو تم کچھ بھی نہیں کرنا چاہتی، یہ ہاتھ دیکھو میرے زونائشہ۔" دونوں ہاتھ اس نے اس کے سامنے باندھے۔

"خود بھی جیو اور ہمیں بھی جینے دو زونائشہ، کیوں تم اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی روز روز آزمائشوں میں ڈالتی رہتی ہو، خوش رہو اور ہم سب کو بھی خوش رہنے دو۔" ایک تلخ نظر اس پر ڈالتی وہ واپس پلٹ گئی، بنا یہ محسوس کیے کہ وہ اسے توڑ آئی ہے۔

☆☆☆

اپنے کمرے میں آ کر عیشال بلک بلک کر روئی تھی، یہ ضبط بس اسی کے سامنے تھا، وہ تھک گئی تھی اسے جوڑ جوڑ کر، آج تھک ہار کر اسے توڑ آئی تھی، وہ اب چاہتی تھی وہ خود کو خود جوڑے، شاید صبر آ جائے، شاید سمجھوتہ کر لے، کمرے میں داخل ہوتے ازلان کے لئے اس کی یہ حالت پریشانی کا باعث تھی وہ حد درجہ فکرمندی سے اس کی طرف بڑھا۔

"کیا بات ہے عیشال رو کیوں رہی ہو تم؟" اس کے آنسو اس کی برداشت سے باہر تھے۔

"کچھ نہیں، طبیعت خراب ہے۔" چہرا صاف کرتے ہوئے اس نے اسے ٹالا۔

www.Freelibr

''طبیعت خراب ہونے پر تم اس طرح ٹوٹ کر نہیں روتی عیشال، بتاؤ مجھے صاف صاف کیا بات ہے۔'' اس کا لہجہ بے لچک تھا جیسے سچ سنے بغیر وہاں سے ہلے گا بھی نہیں، عیشال نے ایک دفعہ پھر چہرا دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔

''اذان نے زونائشہ پر ہاتھ اٹھایا ہے آج۔'' سرخ چہرے کے ساتھ وہ ساکت بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

''میں پوچھتا ہوں اذان سے، اس کی ہمت کیسے ہوئی ایسی حرکت کی۔'' وہ ٹھنڈے مزاج کا انسان ایک پل میں انگارہ بنا تھا۔

''نہیں ازلان پلیز، آپ ابھی اس سے کچھ مت بولیں۔'' اس نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

''تو ٹھیک ہے میں زونائشہ سے بات کرتا ہوں۔'' اس کی آنکھوں میں ابھی بھی غصے بھری سرخی تھی۔

''نہیں آپ اس سے بات نہیں کریں گے۔'' عیشال نے نفی میں سر ہلایا۔

''تم پاگل ہو گئی ہو، وہ صرف تمہاری ہی بہن نہیں ہے، میری بھی بہن ہے وہ، میرا بھی اس سے وہی رشتہ ہے جو تمہارا ہے۔'' اشتعال دباتا وہ جھنجھلایا۔

''مجھے بات کرنے دو عیشال، اسے اس وقت ضرورت ہو گی ہماری۔'' سر پیچھے گرائے، آنسو ضبط کرتی وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

''نہیں ازلان اس وقت اسے اکیلا چھوڑ دیں، اسے خود فیصلہ کرنے دیں کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں، کب تک اس سے ہم ہمدردی کرتے رہیں گے اور کب تک وہ تھپڑ کھاتی رہے گی، پہلے باپ نے مارا اب شوہر نے، زندگی میں دو مرد ملے اسے ازلان دو مرد اور وہ دونوں مرد اسے جوتے کی نوک پر رکھے ہوئے ہیں، کوئی مقام نہیں کوئی عزت نہیں، باپ نے باغی بنا دیا اور شوہر سے اب یہ بغاوت برداشت نہیں ہو رہی، دونوں اسے اپنے طریقوں سے ہینڈل کر رہے ہیں، بغیر یہ سوچے کہ وہ بھی جیتا جاگتا انسان ہے، اگر تم لوگوں کے سامنے تن کر کھڑی ہو جائے گی تو کیا جان سے مار دو گے اسے۔'' وہ حد درجہ دل گرفتہ تھی۔

''اسی لئے کہہ رہا ہوں عیشال وہ جذباتی ہے وہ الٹا سیدھا قدم نہ اٹھا لے۔'' اس کے لہجے میں بڑے بھائیوں والی ہی فکر تھی، مگر وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

''نہیں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی، یہ زندگی کافی ہے اسے سزا دینے کے لئے، آگے بھی اپنے لئے جان بوجھ کر جہنم نہیں خریدے گی اور آپ فکر نہ کریں بہت مضبوط اعصاب کی مالک ہے وہ۔'' وہ سنگدلی کی انتہا پر کھڑی تھی، ازلان نے تاسف بھری نظر اس پر ڈالی۔

رات کے کھانے پر اذان نہیں تھا، زونائشہ غیر معمولی طور پر بہت خاموش تھی، کوئی واویلا نہیں، کوئی تماشہ نہیں، مگر عیشال نے نظر انداز کر دیا حالانکہ اس کی یہ غیر معمولی خاموشی اس کے دل کی دنیا کو تہہ و بالا کرنے کو کافی تھی، رخسانہ اور تیمور کسی دور پرے کے عزیز کی فوتگی پر گئے تھے، ان کی واپسی کل تھی، زونائشہ کے چہرے پر انگلیوں کے نشان دیکھ کر ازلان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں، اس کے دل میں اذان کے لئے غصے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

☆☆☆

کسی کو کیا فرق پڑتا ہے یہاں ان چیزوں سے
احساس ختم جذبات دفن دل ٹوٹے جان چھوٹے

وہ لان کے پچھلے حصے میں نیم تاریکی میں سر جھکائے بیٹھا تھا، اسے اس پر لاکھ غصہ سہی مگر

brary4u.com

جو اس نے اسے تھپڑ مارا تھا یہ وہ جانتا تھا کہ بہت غلط حرکت کر چکا تھا، اپنے پیچھے قدموں کی مدھم چاپ پر اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا عیشال اس کے ساتھ کچھ فاصلہ رکھ کر اوپری اسٹیپ پر بیٹھ گئی۔

''ایم سوری، بہت غلط حرکت کی آج میں نے۔'' مدھم آواز میں وہ شکستہ لہجے میں بولا، عیشال نے گہری سانس لی۔

''غلطی نہ تمہاری تھی نہ اس کی، غلطی ان حالات اور رویوں کی ہے جن نے اسے باغی بنا دیا، سب کو ایک ہی طریقے سے ہینڈل نہیں کیا جاتا، اذان کچھ لوگوں میں برداشت ہوتی ہے، کچھ میں نہیں، کوئی سمجھوتہ کر سکتا ہے، کوئی اس لفظ کے ہجوں سے بھی ناواقف ہوتا ہے، مگر پھر بھی اپنی فطرت کے خلاف جا کر اس نے سمجھوتہ کیا، ہر مقام پر ہر ضد کو ختم کر کے، چاہے رونے کے بعد، مگر وہ سمجھوتہ کر لیتی تھی مگر اب اس میں یہ برداشت ختم ہو گئی ہے، تو چیخ چلا کر دل کا تھوڑا بہت غبار ہلکا کر لیتی تھی اور آج وہ بھی چیخ و پکار بند ہو گئی۔'' آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کو اس نے پیچھے دھکیلا۔

''پتا ہے اذان جب ایک چیز کو مسلسل دبا کر رکھا جائے تو بوجھ ہٹانے پر وہ اس سے زیادہ شدت سے باہر آتی ہے، جیسے اسپرنگ جتنا دبا کے رکھو گے تو چھوڑنے پر وہ اتنی شدت سے اوپر اٹھے گا، مگر یہ چیزیں ہم لوگ نہیں سوچتے، ہم لوگ بس سوچتے ہیں کہ نہیں ہم صرف حاکم ہیں اور ہمیں صرف حاکم بن کر ہی فیصلہ کرنا ہے، وہ کیا ہے کسی کو زندہ مار دینے کے مترادف ہی کیوں نہ ہو، اس کی خواہشیں بہت چھوٹی بھلی چھوٹی سی تھیں اذان، تم سنو گے تو ہنسو گے۔'' وہ ہلکا سا مسکرائی، اذان یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔

''بہت سا پڑھنا، ڈگریاں جمع کرنا، گرمیوں کی چھاؤں میں سردیوں کی دھوپ میں بغیر کسی ڈر خوف کے بیٹھ کر ناول پڑھنا، رات کو دوستوں سے میسجز پر باتیں کرنا، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے مقابلوں میں حصہ لینا اور پھر ابو کے گلے میں بازو ڈال کر انہیں اپنی کامیابیوں کی خوشخبری سنانا۔''

آنسو آنکھ سے ٹوٹ کر گال پر گرا تھا، اذان کے دل پر بوجھ مزید بڑھا تھا، آنکھوں کی جلن میں اضافہ ہوا تھا، اس کے پاس عیشال کو کہنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا اور عیشال بھلا کب اس سے کچھ سننے آئی تھی وہ تو سنانے آئی تھی، زونائشہ کے ٹوٹے بکھرے خواب، ادھوری خواہشیں اور کون جانے ان خواہشوں میں اذان تیمور کس درجے پر تھا، آخر وہ بھی تو اس کی آنکھوں میں بسنے والا خوش نما خواب رہ چکا تھا، اس نے کرب سے آنکھیں بند کیں اور پھر شکستہ قدموں سے اٹھ کر کمرے میں آ گیا، جہاں وہ بے خبر سو رہی تھی اور اس کی یہ بے خبری اسے مارے دے رہی تھی، اس کے گال پر چھپے اپنی انگلیوں کے نشان پر اس نے دہکتے ہونٹ رکھ دیئے تھے۔

☆☆☆

وہ اسے توڑ کر اسے ہونٹوں سے جوڑ رہا تھا
تجھے اوڑھوں یا تیرا لباس ہو جاؤں
تیرے رنگوں میں ڈھل کر اک احساس ہو جاؤں
اک راحت جو ملے مجھے تیری ذات سے
تو سمندر بنے اور میں پیاس ہو جاؤں
تیرے وجود سے میرے چہرے پر خوشیوں کی دھنک
تیرا چہرا نہ دیکھوں تو اداس ہو جاؤں
فقط اتنی سی خواہش ہے کہ تیری زندگی میں شامل ہو جاؤں
پھر بھلے قصہ بنوں یا قیاس ہو جاؤں
تیرے لب تیرے ہاتھ میرا اک اک نقش امر کر

www.Freelib

لیں
تو مجھے بھول نہ پائے میں اتنا خاص ہو جاؤں

''کب جا رہے ہو تم واپس؟''

صبح ناشتے کی میز پر صرف اذان اور عیشال موجود تھے، اتوار کا دن تھا اور اذلان کا جلدی اٹھنے کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔

''آج شام کو۔'' چائے کا کپ اس کے ہاتھ سے لیتا وہ بولا۔

''زونائشہ بھی تمہارے ساتھ جا رہی ہے؟'' وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''کیوں آپ کو اسلام آباد کا سکون اچھا نہیں لگ رہا ہے۔'' ہونٹوں میں مسکراہٹ دبائے وہ کچن میں داخل ہوتی زونائشہ کو دیکھ کر اونچی آواز میں بولا، عیشال نے پہلے اسے خشمگیں نظروں سے گھورا اور پھر زونائشہ کی طرف متوجہ ہوئی جو ازلی سپاٹ انداز میں کپ میں چائے نکال رہی تھی۔

''بیٹھ کر ناشتہ کرو زونائشہ۔'' سنجیدگی آواز میں سموئے وہ اسے ٹوک گئی تھی جو کپ اٹھا کر اب کچن سے باہر نکل رہی تھی۔

''نہیں میں صرف چائے ہی پیئوں گی۔'' بغیر مڑے وہ بولی اور پھر قدم آگے بڑھا دیئے، عیشال نے متفکر نظروں سے اذان کی طرف دیکھا جو کندھے اچکا کر دوبارہ ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

''میں جانتی ہوں تم اسے ساتھ لے کر جا رہے ہو، اگر وہ چلی گئی تمہارے ساتھ تو اس کا خیال رکھنا۔'' اسے تنبیہ کرتی وہ کرسی پرے کھسکا کر اٹھ گئی۔

''جیسے میں تو بس آپ کے حکم کا ہی انتظار کر رہا تھا۔'' وہ سخت بدمزہ ہوا تھا، اب وہ اتنا بھی جلاد نہیں تھا کہ اسے تنبیہ کیا جاتا، گھور کر اسے دیکھتی وہ کچن سے باہر نکل گئی، کمرے میں واپس کر اس نے زونائشہ کو اپنے ساتھ اسلام آباد چلنے کا کہا، خلاف توقع اس نے بغیر کوئی اعتراض کئے پیکنگ کرنا شروع کر دی، وہ پہلی دفعہ اس کے رویے پر چونکا تھا، وہ تو کوئی تڑخا ہوا جواب ایکسپیکٹ کر رہا تھا، مگر یہاں اتنی خاموشی۔

شام تک رخسانہ اور تیمور بھی واپس آ چکے تھے، ان سب سے ملنے کے بعد وہ اذان کے ساتھ گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی بغیر اپنے پورشن کی طرف دیکھے، جہاں لاؤنج کے دروازے میں ڈبڈبائی نظروں سے اس کی ماں اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھیں، جس نے ایک نظر بھی ان پر نہیں ڈالی تھی۔

☆☆☆

معمول کے مطابق ان کے سامنے کھانے کے لوازمات رکھتیں وہ خود بھی ان کے سامنے بیٹھ گئیں تھیں، وہ بغور ان کے چہرے پر پھیلی اداسی کو دیکھ رہے تھے، پرنم آنکھیں ان کے دل کا حال بڑی اچھی طرح سے واضح کر رہی تھیں، گہری سانس خارج کرتے وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے، رات کو جب وہ کچن کا پھیلاوا سمیٹ کر کمرے میں آئیں تو وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ان کا انتظار کر رہے تھے، دودھ کا گلاس ان کے ہاتھ سے پکڑتے وہ بخوبی یہ دیکھ سکتے تھے کہ وہ وقفے وقفے سے روتی رہی ہیں، زونائشہ سے اتنی سنگدلی کی توقع انہیں ہرگز نہیں تھی، نرمی سے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہوں نے اپنے پاس بٹھایا۔

''تمہاری یہ گریہ زاری، تمہاری طبیعت بڑی بری طرح خراب کر دے گی۔''

''میرا دل نہیں ٹھہرتا حیدر، اس کی زندگی سے عاری نظریں میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹتی ہی نہیں، کوئی ماں نہیں برداشت کر سکتی اپنی

brary4u.com

اولاد کو اس حالت میں۔" آنسو ایک دفعہ پھر بے قابو ہوئے تھے، انہوں نے متاسف نظروں سے انہیں دیکھا۔

"وہ اولاد جسے تمہاری کوئی فکر ہی نہیں ہے۔" ان کے لہجے میں محسوس کی جانے والی چبھن تھی، خدیجہ نے پرسکون نظروں سے انہیں دیکھا۔

"دیکھو خدیجہ، تم اچھی طرح سے جانتی ہو میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں، باپ ہوں اس کا، دشمنی کیسے کر سکتا ہوں اس کے ساتھ، میں نے جو اس کے لئے بہتر سمجھا وہ فیصلہ کر دیا، ماں باپ اپنے بچوں کے لئے غلط نہیں کرتے کچھ بھی۔" گہری سانس خارج کرتے وہ رسانیت سے بولے۔

"میں جانتی ہوں یہ سب مگر......"

"مگر یہی نا کہ جو وہ کہتی میں بس وہی کرتا چلا جاتا۔" پل میں ان کی پیشانی شکن آلود ہوئی تھی، وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئیں اٹھ گئیں۔

"اپنی جگہ آپ ٹھیک، آپ کے کیے گئے فیصلے ٹھیک، مگر حیدر کہیں نہ کہیں غلط تو ہو ہی چکا ہے نا، والدین اپنی اولاد کے لئے برا نہیں سوچتے، مگر حیدر اولاد کی سوچ کو بھی تو کبھی پڑھ لینا چاہیے نا، اگر وہ بغاوت کر رہی تھی، بدتمیزی کر رہی تھی، تو آپ نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ اس بغاوت اس بدتمیزی کی وجہ کیا ہے، خواہ مخواہ تو وہ یہ رویہ اختیار نہیں نہ کر سکتی تھی مگر آپ نے بغیر یہ سوچے اس کے دل میں اپنے لئے بدگمانی کو پروان چڑھایا، اب وہ آپ سے بدگمان ہے، خائف ہے، آپ اس سے ناراض ہیں، درمیان میں پس تو میں رہی ہوں نا، وہ باپ کے ساتھ ساتھ ماں سے بھی ناراض ہو کر چلی گئی ہے، آپ کو اس ناراضگی سے فرق پڑتا ہو یا نہیں مگر میرا دل کتنا ہے حیدر میں نہیں برداشت کر سکتی، اس کی ناراضگی، میرا دل پتھر کا نہیں ہے اور نہ ہی میں خود کو بے حس کر سکی ہوں۔" کتنے عرصے کے ان کہے لفظ آج ٹھہر ٹھہر کر ان کے ہونٹوں سے ادا ہوئے تھے، تھکی سانس خارج کرتیں وہ دروازہ کھول کر باہر چلی گئیں، پیچھے ساکت وجود لئے وہ جہاں کے تہاں بیٹھے رہ گئے، محبت صرف ماں ہی تو نہیں کرتی باپ کا دل تو اولاد کے لئے دکھتا ہی ہے، ہاں وہ بات ظاہر نہ کرے تو اور بات ہے۔

☆☆☆

اس کو غرور حسن تھا اور میں انا پرست
وہ جا رہا تھا مجھ سے پکارا نہ گیا

رات کے اندھیرے گہرے ہو رہے تھے، جب وہ اسلام آباد میں داخل ہوئے، شیشے کے پار بھاگتے دوڑتے مناظر پر نظریں ٹکائے وہ بے نیازی بیٹھی تھی، اذان نے بھی اسے مخاطب نہیں کیا تھا، سفر بڑی خاموشی سے کٹا تھا، اس نے شکر کا سانس بھرا جب کار ایک سیکورڈ علاقے کی خوبصورت بلڈنگ کے سامنے رکی، وہ اکتا چکی تھی، اتنے لمبے سفر سے، اسی لئے جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی، سیکنڈ فلور پر ایک فرنشڈ اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہوئے، وہ ایک چھوٹا مگر خوبصورت اپارٹمنٹ تھا، دو کمرے، چھوٹا سا لاؤنج، اوپن کچن اور ڈائننگ روم کے ساتھ ٹیرس ایک ہی نظر میں وہ سارے اپارٹمنٹ کا جائزہ لے چکی تھی۔

"کچن میں ابھی کھانے کے لئے کچھ نہیں ہو گا، میں کچھ کھانے کے لئے لاتا ہوں۔" دروازہ باہر سے لاک کرتا وہ چلا گیا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گئی، پھر کچھ سوچ کر اٹھی، ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا، وہ ایک ویل ڈیکوریٹ کمرہ تھا،

www.Freelib

یقیناً اذان کا تھا، پھر اس نے دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا، اس کمرے میں سوائے ایک میٹرس کے اور کوئی چیز نہیں تھی، گہری سانس خارج کرتی وہ لاؤنج میں پڑے سامان کی طرف پلٹی اور اپنا بیگ اٹھا کر اس کمرے میں داخل ہو گئی، وہ جب منہ ہاتھ دھو کر باہر نکلی تو اذان واپس آ چکا تھا، اذان نے تعجب سے اسے اس کمرے سے نکلتے دیکھا مگر بغیر کچھ بولے اسے پیکٹس پکڑا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، وہ جب واپس آیا تب تک وہ اس کے لئے کھانا میز پر لگا چکی تھی، اس کے بیٹھتے ہی وہ اپنے لئے سجائی کھانے کی ٹرے اٹھا کر دوبارہ اسی کمرے میں بند ہو گئی، اذان کو سمجھنے میں انتہائی کوئی مشکل پیش نہیں آئی تھی، کہ یہ سب کیا تھا، ایک کوفت بھری نظر اس نے بند دروازے پر ڈالی اور کھانا زہر مار کرنے لگا، وہ اس وقت کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا، اس لئے خالی برتن کچن میں رکھ کر وہ سونے کے لئے کمرے میں چلا گیا، اس وقت اسے صرف پرسکون نیند کی طلب تھی صرف نیند کی۔

اگلے دن سے اس کی روٹین لائف شروع ہو چکی تھی، وہ صبح کا گیا شام کو واپس پلٹتا تھا، کبھی رات کو، وہ سارا دن فارغ بیٹھ بیٹھ کر تھک جاتی تھی، وہ پہلی رات اس نے جاگ کر گزاری تھی، سردیوں کا موسم شروع ہو چکا تھا اور اس وقت اس کے پاس اوڑھنے کے لئے کوئی گرم چادر یا لحاف نہیں تھا، اپنے سامان میں سے اس نے ایک گرم شال نکال کر اوڑھی اور سونے کے لئے لیٹ گئی مگر نیند بھی اسی کی طرح ڈھیٹ تھی جو اس نئی جگہ پر آ کر ہی نہیں دے رہی تھی، ساری رات جاگ کر صبح کے وقت وہ کہیں جا کر سوئی تھی، اگلے دن اذان کے آفس جانے کے بعد اس نے اس کا کمرا چیک کیا مگر وہاں صرف ایک ہی کمبل تھا اس کے سوا کچھ نہیں اور اذان سے بات کرنا تو جیسے اس کے لئے گناہ تھا، اسی لئے رات کو وہ وہی گرم شال اوڑھ کر سو جاتی تھی، مگر یہ اسلام آباد کا قاتل سرد موسم تھا جو دو دن میں ہی بری طرح اس پر اثر انداز ہوا تھا، زکام سے اس کی حالت بری ہو گئی تھی اور یہ سب اذان نے بھی صرف دو دن تک ہی برداشت کیا تھا، تیسرے دن ہی کھانے کی میز پر وہ اسے روک چکا تھا۔

''تم میرے ساتھ بیٹھ کر کیوں نہیں کھانا کھاتی؟'' اس نے ہاتھ پکڑے اس کے سرخ چہرے پر نظریں ٹکائے وہ بولا۔

''تاکہ تمہیں ایک تھرڈ کلاس لڑکی کے ساتھ بیٹھنے کی زحمت سے بچا سکوں۔'' ایک جھٹکے سے ہاتھ اس سے چھڑاتی وہ نخوت سے سر جھٹک کر دوبارہ کمرے میں بند ہو گئی، اذان کا موڈ بڑی بری طرح غارت ہوا تھا، کھانا واپس کچن میں رکھتے وہ ایک سلگتی نظر اس کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالتا، اپنے کمرے میں چلا گیا تھا، اب اتنے برے موڈ کے ساتھ وہ کھانا ہرگز نہیں کھا سکتا تھا۔

☆☆☆

صبح سے اس کے سر میں شدید درد تھا، ہر طریقہ استعمال کرنے کے باوجود اس میں کوئی افاقہ نہیں ہوا تھا، زکام کے ساتھ ساتھ بخار نے بھی اس کے وجود کو توڑ کر رکھ دیا تھا اور اوپر سے سورج نے قسم کھا رکھی تھی اس نے اسلام آباد والوں کو اپنا دیدار نہیں کروانا، لاؤنج میں صوفے پر نیم دراز وہ انگلیوں کی پوروں سے کنپٹیاں دبا رہی تھی، جب موبائل کی مخصوص ٹون بجی، یہ موبائل اس کی ضرورت کے لئے اذان نے یہاں آنے کے دوسرے دن اسے دیا تھا، بغیر نمبر دیکھے اس نے یس کا بٹن دبا کر موبائل کان سے

ry4u.com

رلا دیا۔
''السلام علیکم!'' زکام زدہ آواز میں سلام کرتی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔
''وعلیکم السلام زونائشہ کیسی ہو بیٹا؟'' دوسری طرف رخسانہ تھیں۔
''میں ٹھیک ہوں پھپھو، آپ کیسی ہیں؟''
''الحمدللہ لیکن زونائشہ مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی ہو بیٹا۔'' یقیناً اس کی زکام زدہ آواز سے انہیں اس کی خرابی طبیعت کا اندازہ ہوا تھا۔
''جی پھپھو، بس ہلکا سا فلو ہے میں نے میڈیسن لی ہے، آپ سنائیں سب خیریت ہے نا۔''
''تمہارے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری کی خبر ہے۔'' اب کی بار ان کی کھنک زدہ آواز اسے چونکا گئی تھی۔
''تو پھر جلدی سے سنائیں نا۔'' وہ بے صبری ہوئی۔
''بھئی تم اور خالہ اور چچی کے عہدے پر فائز ہونے والی ہو۔'' انہوں نے اسے حیران ہی تو کر دیا تھا۔
''سچ پھپھو۔'' خوشی اتنی زیادہ تھی، وہ بے یقین سی ہوئی۔
''ارے بالکل، لو عیشال سے پوچھ لو۔'' انہوں نے پاس بیٹھی عیشال کو فون پکڑایا۔
''عیشال پھپھو سچ کہہ رہی ہیں؟'' اس نے چھوٹتے ہی پوچھا۔
''ہاں۔'' عیشال نے جھینپتے ہوئے جواب دیا۔
''بہت بہت مبارک ہو تمہیں عیشال۔'' وہ حد درجہ خوش ہوئی۔
''تمہیں بھی، تمہاری آواز کو کیا ہوا؟''
''کچھ نہیں بس ہلکا سا فلو ہے۔''
''اسلام آباد کی ظالم ہواؤں نے کتنی بے رحمی سے تمہارا استقبال کیا۔'' زونائشہ بے ساختہ مسکرائی، عیشال سے کچھ دیر مزید بات کر کے اس نے فون بند کر دیا تھا، سارا دن مسلسل مندی سے وہ صوفے پر پڑی رہی، بڑی مشکل سے اس نے اذان کے لئے کھانا پکایا اور جا کر کمرے میں لیٹ گئی، مزید ایک سیکنڈ بھی اس میں کھڑے رہنے کی ہمت نہیں تھی۔
رات کو جب اذان واپس آیا تو لاؤنج خالی تھا اور اس کے کمرے کا دروازہ بند، وہ آج حد درجہ تھکا ہوا تھا، آج تو اس کا بے ساختہ دل چاہا تھا کہ جھنجھوڑ کر رکھ دے زونائشہ کو، مگر پھر سر جھٹکتا کمرے کی طرف بڑھ گیا، اس کے کمرے سے باہر آنے کے کوئی آثار نمودار نہ ہوتے دیکھ کر وہ گہری سانس خارج کرتا خود ہی کچن میں جا کر کھانا نکالنے لگا، یہ بھی مہربانی تھی اس کی جو کھانا پکا ہوا تھا، کچن میں ہی کھڑے ہو کر کھانا کھانے کے بعد وہ لاؤنج میں صوفے پر آ کر بیٹھا ہی تھا، جب رخسانہ کی کال آ گئی تھی۔
''السلام علیکم امی!'' خوشگوار انداز میں سلام کرتا وہ ایزی ہو کر بیٹھا۔
''وعلیکم السلام! تم میں کوئی شرم نام کی چیز ہے بھی یا نہیں۔'' سلام کے جواب کے ساتھ ہی اسے پھٹکار پڑی تھی، وہ حد درجہ حیران ہوا۔
''کیا ہوا امی، کیا کیا ہے میں نے؟'' وہ واقعی بے خبر تھا۔
''تم سے اتنا بھی نہ ہو سکا بھائی کو فون کر کے مبارکباد ہی دے دو۔''
''کیوں بھائی نے نئی فیکٹری لگائی ہے؟'' جس طرح اذلان چوبیس گھنٹے بس بزنس میں غرق رہتا تھا اس سے وہ یہی اندازہ لگا سکتا تھا، رخسانہ نے بے ساختہ اپنا سر پیٹ لیا۔

www.Freelit

''بدتمیزی انسان بچا بننے والے ہوتم۔''
''سچ امی۔'' اس کے تاثرات بھی بالکل زونائشہ کے جیسے تھے، وہ ٹھٹکی تھیں۔
''زونائشہ نے نہیں بتایا تمہیں؟'' اذان بے ساختہ گڑبڑایا۔
''ابھی تو آیا ہوں میں۔'' یہ واقعی سچ تھا مگر خیر زونائشہ بی بی نے بعد میں کونسا بتادینا تھا۔
''اذلان کوفون کرلینا۔'' اسے تاکید کرتیں وہ فون بند کرنے لگیں تھیں، جب کچھ یاد آنے پر پوچھا۔
''اب زونائشہ کی طبیعت کیسی ہے؟'' اس نے بے ساختہ مڑکر بند دروازے کو دیکھا تھا۔
''اب بہتر ہے۔'' انہیں مطمئن کرکے اس نے فون بند کردیا، مگر خود بے ساختہ اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھا تھا، اب انہیں کیا بتاتا زونائشہ بی بی اسے منہ لگانا پسند نہیں کرتی۔

☆☆☆

وہ سامنے میٹرس پر آڑھی ترچھی، سر پر دوپٹہ باندھے لیٹی تھی، اضطرابی انداز میں وہ آگے بڑھا۔
''زونائشہ!'' اسے کندھے سے پکڑ کر اس نے اس کا رخ اپنی طرف کرنا چاہا۔
''کیا ہے؟'' وہ کاٹ کھانے کو دوڑی، اذان نے گھور کر اسے دیکھا۔
''دومنٹ کے اندر اٹھ کر باہر آؤ میں تمہارا انتظار کررہا ہوں۔'' بے لچک لہجہ میں بولتا وہ اٹھ کھڑا ہوا، جانتا تھا وہ نرمی کی زبان نہیں سمجھنے والی، مگر اس وقت اس کی طبیعت اتنی خراب تھی کہ وہ نرمی سے بھی کہتا تو وہ مان جاتی، کپڑے تبدیل کرکے گرم شال اچھی طرح اوڑھ کر وہ اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار تھی۔
کلینک سے واپسی پر اسے دوبارہ اسی کمرے کی طرف بڑھتا دیکھ کر اس نے بے ساختہ ماتھا پیٹ لیا۔
''خدا کی بندی، میرا بھری جوانی میں رنڈوا ہونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے، حالت دیکھی ہے تم نے اپنی۔''
''مجھے نہیں تمہارے کمرے میں سونا۔'' وہ دوٹوک انداز میں بولی۔
''نامحرم نہیں ہوں میں تمہارے لئے اور اب پلیز مزید تماشہ مت کرنا۔'' اسے بازو سے پکڑ کر وہ کمرے میں لے آیا۔
''چپ چاپ بیڈ پر بیٹھو میں تمہارے لئے کچھ لاتا ہوں۔'' اس کی میڈیسنز سائیڈ ٹیبل پر رکھتا وہ واپس پلٹ گیا، وہ خائف سی بیڈ پر بیٹھ گئی۔
''ابھی یہ دودھ اور بریڈ کے ساتھ ہی گزارہ کرو۔'' ٹرے میں دودھ کا گلاس اور بریڈ کے سلائس رکھے وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا، زبردستی اسے سلائس کھلانے کے بعد اس نے میڈیسنز اسے کھلائی اس کا اتنا فکرمندانہ انداز پتا نہیں کیوں زونائشہ کو رنجیدہ کررہا تھا، تکیہ درست کرتی وہ چت لیٹ گئی تو وہ بھی کپڑے تبدیل کرنے کے بعد لائٹ آف کرکے بستر پر دراز ہو گیا۔
رات کا نا جانے کون سا پہر تھا جب اذان کی آنکھ کراہنے کی آواز پر کھلی تھی، وہ بے حد کچی نیند کا مالک تھا، ذرا سی آواز پر اس کی آنکھ کھل جاتی تھی، ہاتھ بڑھا کر اس نے سائیڈ لیمپ آن کیا، بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے زونائشہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے بیٹھی تھی۔
''کیا ہوا؟'' وہ پل بھر میں پریشان ہوا تھا۔
''میرے سر میں بہت درد ہے، سر میں جیسے دھماکے ہورہے ہیں۔'' اس نے ٹیبلٹ بھی کھائی

rary4u.com

تھی مگر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔
''اچھا تم لیٹو میں سر دباتا ہوں۔'' اس کا تکیہ درست کر کے رکھتا وہ اس کے قریب ہوا تھا، وہ حیران تو ہوئی تھی اس کی اس قدر مہربانی پر، مگر پھر آنکھیں موند کر لیٹ گئی، جب تک اسے آرام نہیں آ گیا تب تک وہ سر دباتا رہا تھا، آنکھیں موندے وہ ویسے ہی لیٹی تھی جب اسے اپنی پیشانی پر دہکتا لمس محسوس ہوا تھا، اس کی سانس اندر ہی کہیں الجھنے لگی تھی، دھڑکن رک سی گئی تھی۔
اذان تیمور، ناقابل تسخیر انسان، اسے تسخیر کر رہا تھا، جو سالوں پہلے اپنا آپ اس پر ہار چکی تھی۔

☆☆☆

کافی دنوں بعد اس کی طبیعت بہتر ہوئی تھی، بخار تو جلد ہی اتر گیا تھا، مگر زکام نے اس کی مت مار کے رکھ دی تھی، آج دھوپ میں بیٹھی وہ خود کو کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی، سورج کی نرم سنہری کرنیں اسے حرارت پہنچا رہی تھیں، کتاب میں گم وہ اردگرد سے غافل بیٹھی تھی جب موبائل فون کی آواز پر وہ سخت بدمزہ ہوئی تھی، موبائل اٹھا کر دیکھنے پر اس کے ابرو سکڑے تھے ''اذان کی کال، اس وقت'' بڑبڑاتے ہوئے اس نے یس کا بٹن دبا کر فون کان سے لگایا۔
''ہیلو زونائشہ! ہمیں ابھی گاؤں کے لئے نکلنا ہے، تم ریڈی رہنا، میں بیس منٹ میں پہنچتا ہوں۔'' اس کے بولنے سے پہلے ہی اس نے تیزی سے بات ختم کر کے فون بند کر دیا تھا، وہ حیرانگی سے موبائل دیکھنے لگی، دل میں بے ساختہ اندیشوں نے جنم لیا تھا۔
''یوں اچانک...... گاؤں...... کیوں؟''
بے ربط سی سوچیں اسے پریشان کر رہی تھیں۔
ایک بار تو اس کا دل چاہا اذلان کو فون کرے، مگر اگلے پل اس نے سر جھٹک دیا۔
زونائشہ حیدر چاہے کتنی بھی بہادر اور بے خوف تھی، مگر اتنی تو ہرگز بھی نہیں کہ اپنے رشتوں کو کسی تکلیف میں دیکھ سکتی، ناراضگی اپنی جگہ مگر ان کی کسی تکلیف کا سوچ کر ہی اس کا دل لرز اٹھا تھا، اسے اذان پر بے طرح غصہ آیا، جس نے کوئی بات بتائے بغیر ہی فون بند کر دیا تھا، یہ بیس منٹ اس نے کیسے گزارے تھے، یہ تو وہ ہی جانتی تھی یا پھر اس کا خدا، گاڑی میں بیٹھتے ہی بے ساختہ ہی اس نے پوچھا تھا۔
''ہوا کیا، ہم اتنی ایمرجنسی میں گاؤں کیوں جا رہے ہیں؟''
''کوئی ایمرجنسی نہیں ہے اور اب منہ بند کر کے بیٹھو، ڈرائیو کے دوران میں باتیں کرنا بالکل پسند نہیں کرتا۔''
''تو میں کون سا مری جا رہی ہوں تم سے باتیں کرنے کے لئے۔'' وہ منہ پھیر کر شیشے کے پار دیکھنے لگی اور اذان نے اطمینان بھری سانس خارج کی، بس یہی چاہتا تھا وہ کہ وہ اس سے کچھ نہ پوچھے، دراصل ابھی وہ اسے کچھ بتانا ہی نہیں چاہتا تھا، ورنہ اتنے لمبے سفر میں زونائشہ کے آنسو اس سے ضرور گاڑی ٹھکوا دیتے۔

☆☆☆

کچھ دنوں سے ان کا بلڈ پریشر مسلسل ہائی رہتا تھا اور یہ تب سے ہوا تھا جب زونائشہ ان سے ملے بغیر اسلام آباد گئی تھی، دن بہ دن بڑھتی ٹینشن ان کے فشار خون کو حد سے زیادہ بلند کر گئی تھی، حیدر کسی کام کے سلسلے میں شاہد کے ساتھ جہلم گئے تھے، معمول کے کام نبٹاتے وہ ایک دم سے چکرا کر نیچے گر گئی تھی، کافی دیر بعد جب عیشال اس طرف آئی تو انہیں بے ہوش پڑے دیکھ کر اپنی بے ساختہ نکلنے والی چیخ کو روک نہیں

www.Freelib

سکی تھی، اس کی چیخ کی آواز سن کر باقی سب بھی دوڑے چلے آئے، تیمور نے جلدی سے گاڑی نکالی، رخسانہ نے عائزہ اور صدف کے ساتھ مل کر خدیجہ کو سہارا دے کر گاڑی میں ڈالا، عیشال کی رو رو کر بری حالت تھی، اس کی بگڑتی حالت کے پیش نظر رخسانہ نے اسے ساتھ جانے سے منع کر دیا، ہسپتال پہنچ کر تیمور نے حیدر اور شاہد کے ساتھ ساتھ اذلان اور روحان کو اطلاع دے دی تھی، البتہ اذان کو کال اذلان نے کافی دیر بعد کی تھی، خدیجہ کا بی پی شوٹ کر گیا تھا اور ان کی بے ہوشی نے سب کو ہی حواس باختہ کر دیا تھا، بہر حال کافی دیر بعد انہیں ہوش آیا تو سب کی جان میں جان آئی، تبھی اذلان کو اذان کو اطلاع کرنے کا خیال آیا تھا۔

اسلام آباد سے گاؤں تک کا فاصلہ ساڑھے تین گھنٹے کا تھا اور انتہائی رش ڈرائیونگ کے بعد اذان اسے لایا بھی تو کہاں؟ سی ایم ایچ جہلم، زوناشہ کا دل بری طرح دھڑکا، سارا راستہ وہ خاموش رہی تھی مگر اب ہسپتال کی بلڈنگ کو دیکھ کر وہ درزیدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، کار پارک کر کے وہ اس کی طرف گھوما، گہری سانس خارج کرتے ہوئے اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''سب ٹھیک ہے، خدیجہ ممانی کا بی پی شوٹ کر گیا تھا، مگر اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔'' وہ بتانے کے ساتھ ساتھ تسلی بھی دے رہا تھا، مگر اس کا وجود سن ہو چکا تھا، اسے بس اس کے ہلتے لب نظر آ رہے تھے، کانوں میں تو جیسے سائیں سائیں ہو رہی تھی، بے جان ہوتی ٹانگوں کے ساتھ وہ بمشکل چل پا رہی تھی، اس کے دل میں کسی کے بھی متعلق برا خیال آیا ہو مگر ماں سے متعلق نہیں آیا تھا اور اب وہی ماں...... یہاں ہسپتال میں......اس کا دل کر رہا تھا وہ چیخ چیخ کر رونا شروع کر دے، مگر مشکل سے ہی خود پر قابو رکھے وہ لمبی راہداری مڑی تھی اور سامنے ہی ایک کمرے کے باہر اذلان کھڑا غالباً انہیں کا انتظار کر رہا تھا، وہ بھاگ کر اس تک پہنچی تھی۔

''اذلان بھائی امی؟'' وہ بمشکل ہی بول پائی تھی۔

''زوناشہ گڑیا وہ بالکل ٹھیک ہیں، تم دیکھو جا کر اندر، بالکل ٹھیک ہیں وہ۔'' وہ اسے تسلی دے کر اذان کی طرف متوجہ ہوا، جبکہ وہ ایک پل بھی رکے بغیر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی، کمرے میں موجود سب افراد دروازے میں بت بنی کھڑی زوناشہ کی طرف متوجہ ہوئے، مگر زوناشہ تو بس خدیجہ کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی، آج کافی عرصے بعد...... مگر آنسو نکل ہی آئے تھے، قطار در قطار اس کے گالوں پر لڑھک رہے تھے، وہ بھاگ کر خدیجہ کے سینے سے جا لگی تھی اور خدیجہ وہ تو بس تڑپ تڑپ کر روتی زوناشہ کو بس چومتی جا رہی تھیں، دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہوتا اذان ایک پل میں واپس پلٹا تھا۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' اسے واپس پلٹتے دیکھ کر وہ چونکا۔

''اپنی بیوی کو اس طرح زارو قطار روتے دیکھ کر مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا۔''

''ہاں جیسے بیوی پر ہاتھ اٹھاتے تو تمہیں قطعاً برا نہیں لگتا۔'' اس نے بھرپور طنز کیا، اذان بے ساختہ ششدایا۔

''انسان ہوں، غلطی ہو ہی جاتی ہے، اب کیا ہاتھ ہی کاٹ دوں؟'' اس نے منہ بنایا۔

''میں ہوتا نا تو کاٹ بھی دیتا۔'' اذلان نے کچھ زیادہ ہی لمبی چھوڑ دی تھی۔

''اب میں آپ سے زن مریدی میں آگے

WWW.PAKSOCIETY.COM

تو نکلنے سے رہا۔" آواز آہستہ تھی مگر اذلان سن چکا تھا، خونخوار نظروں سے اسے گھورتا وہ جوابی وار کرنے ہی لگا تھا کہ روحان کی آمد پر لب بھینچ کر رہ گیا۔

☆☆☆

دوسری بار وہ کافی دیر کے بعد اندر گیا تھا، اتنی دیر کہ زونائشہ کے آنسو خشک ہو چکے ہوں گے، مگر نہیں وہ تو اب حیدر کے کندھے سے لگی سوں سوں کرنے میں مصروف تھی، پتا نہیں کیوں مگر اس کے آنسو اسے بے چین کر رہے تھے، خدیجہ سے حال احوال پوچھنے کے دوران وہ گاہے بگاہے اس پر بھی نظر ڈال دیتا تھا، جو لگتا تھا آج ہی آنسوؤں کے سمندر بہا دے گی، حیدر کے ساتھ اس کے اس رویے پر وہ بالکل حیران نہیں ہوا تھا، وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا اسے بظاہر سخت...... مگر اندر سے بہت نرم، ذرا سی آواز اسے پگھلا سکتی تھی اور ان کے ذرا سے پیار نے اسے انہیں کے بازوؤں میں منہ چھپا کر اشک بہانے پر مجبور کر دیا تھا، ایسے ہی تو ہوتے ہیں یہ رشتے تھوڑی سی نرمی، تھوڑی سی شفقت اور برسوں کی بدگمانی...... غصہ...... اس طرح دل سے نکلتا ہے، جیسے کبھی دل میں جگہ ہی نہ پائی ہو۔

اس کے سفید چہرے پر سرخی نمایاں پھیلی اور یہ خوبصورت سا امتزاج اسے پہلو بدلنے پر مجبور کر گیا تھا، بے ساختہ اس کے چہرے سے نظر ہٹاتا وہ اٹھ گیا، کبھی کبھی تو یہ دل بھی عجیب سی خواہشیں کرتا ہے، اب یہاں ہسپتال میں وہ اس کی پلکوں پر اٹکے قطروں کا ذائقہ تو چکھنے سے رہا، سر جھٹکتا وہ باہر نکل گیا۔

خدیجہ کو اگلے دن ڈسچارج کیا جانا تھا، اذلان واپس اسلام آباد چلا گیا تھا، حیدر نے خود ہسپتال میں رکنے کا فیصلہ کر کے ان سب کو گھر

شگفتہ شگفتہ رواں دواں

اردو کی آخری کتاب

طنز و مزاح

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیں

لاہور اکیڈمی

پہلی منزل محمد علی امین میڈیسن مارکیٹ 207 سرکلر روڈ اردو بازار لاہور
فون: 042-37310797, 042-37321690

جانے کا حکم صادر کر دیا، اسے کار سے نکلتے دیکھ کر عائزہ بھاگ کر اس سے لپٹی تھی۔

''آ گئی تمہیں گھر کی یاد خبیث انسان، تم تو اس طرح ناراض ہوتی ہو، جان ہی نکال دیتی ہو۔'' اسے بھینچے وہ اسے لتاڑ بھی رہی تھی اور وہ مسلسل مسکراتی اس کی پیار بھری ڈانٹ سن رہی تھی۔

''تو تم لوگ کون سا مجھے راضی رکھنے کی کوشش کرتے ہو۔''

''ماشاء اللہ ایک آپ ہی تو رہ گئیں ہیں، جن کے آگے پیچھے پھر کر ہم راضی رکھنے کی کوشش کریں۔'' لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر دونوں ہاتھ رکھے وہ اسے گھور رہی تھی، جواباً وہ اسے زبان چڑھاتی عیشال کی طرف بڑھ گئی۔

☆☆☆

پھر سے جگنے لگی تیری قربت کی خواہش
دھند میں لپٹی سرد شاموں میں ......

اسے یہاں آئے کافی دن گزر چکے تھے، اذان نے ان دنوں میں اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا، وہ ایک دفعہ بھی گھر نہیں آیا تھا، اسے کوئی فون کوئی میسج کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی، بظاہر تو یہ ضرورت اسے بھی محسوس نہیں ہوئی تھی، مگر دل تھا کہ عجب ہی تقاضے کرتا تھا، اب وہ اپنی انا کو آگے رکھتی یا دل کو، آج ہفتہ تھا اور پتا نہیں کیوں اسے صبح سے یہ آس سی تھی کہ وہ آج آ جائے گا اور وہ واقعی آ گیا تھا، شاید آفس سے سیدھا گاؤں آیا تھا، وہ لان میں بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی جو کار سے نکلتا ایک نظر بھی اس کی طرف دیکھے بغیر اپنے پورشن کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ جو اس کی منتظر تھی، تلملا کر پیر پٹختی اندر کی طرف بڑھ گئی، اس کی مستقل رہائش خدیجہ کی طرف ہی تھی، اپنے کمرے میں آ کر وہ ادھر سے ادھر غصے سے تلملاتی چکر کاٹنے لگی، پھر تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھ گئی، اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیوں بے صبری ہو رہی تھی اس کے لئے۔

کافی دیر گزر جانے کے بعد جب سبھی اپنے اپنے بستروں پر محو استراحت تھے وہ اس وقت بھی کھڑکی میں کھڑی باہر اندھیرے کو گھور رہی تھی، اسے کمرے کا دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز آئی تھی، وہ قدم قدم چلتا اس تک آیا۔

''کوئی خوف خدا نہیں ہے تمہیں، اتنے دنوں بعد شوہر گھر آیا ہے بجائے اس کے کہ تم کمرے میں تیار شیار ہو کر انتظار کرتی یہاں کھڑی مراقبہ میں گم ہو۔'' اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اس نے افسوس بھری نظر اس پر ڈالی۔

''شوہر تو جیسے مرا ہی جا رہا ہے نا بیوی کو دیکھنے کے لئے، جان بوجھ کر ان جان بن جانے والے شوہر کو تو میں منہ بھی نہ لگاؤں۔'' اس کا غصہ نکالنے کا بھی اپنا ہی طریقہ تھا، اس نے ایسے سر دھنا جیسے اس نے بڑی محبت کا اظہار کیا ہو۔

''خیر منہ تو اب تم نے میرے ہی لگنا ہے، مگر خیر سنو مجھ سے نہیں ہوتا دلیلیں دوں، مثالیں دوں، میری آنکھوں میں لکھا ہے مجھے تم سے محبت ہے۔'' اس کے کان کے پاس جھکا وہ ایک پل کو تو اسے منجمد ہی کر گیا تھا، مگر اگلے ہی پل اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے جھٹکتے وہ اس سے دور ہوئی۔

''بس بس محبت...... اس وقت یہ محبت کہاں جا سوئی تھی، جب تھپڑ مارا تھا مجھے۔''

''بس کرو، خدا کی بندی، ستر سو بندوں سے بے عزت کروا چکی ہو تم مجھے۔''

''واہ ستر سو بندے، ابھی تو میرے باپ کو نہیں پتا چلا کہ تم نے تھپڑ مارا تھا مجھے۔''

''ہاں تو تمہارے باپ نے بھی تو تھپڑ مارا

brary4u.com

مانا تمہیں۔''

''وہ بس اپنا مارا تھپڑ ہی میرے منہ پر
اشت کر سکتے ہیں، کسی دوسرے کی اتنی ہمت
لنے پر وہ چمڑی ادھیڑ دیں گے اس کی۔'' اور
تو خیر وہ بھی جانتا تھا، اسی لئے ایک نظر بند
دروازے پر ڈال کر گھور کر اس سے بولا۔

''آہستہ بولو، سن لیں گے وہ۔'' زونائشہ
نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔

''اب ہاتھ نہ لگانا مجھے؟''

''منہ لگا لوں؟'' اس کے قریب آتے وہ
بھرپور شرارت سے بولا، زونائشہ نے گھور کر اسے
دیکھا۔

''شرم تو نہیں آتی تمہیں۔'' وہ کانوں تک
سرخ پڑ چکی تھی۔

''اب بیوی سے شرم کرنا تو میں بالکل بے
وقوف ہی لگوں گا۔'' وہ اسے قریب کرتے ہوئے
بولا۔

''اب بس بھی کر دو یار، مجھ سے پیار سے
بات کرنا تو تم گناہ ہی سمجھتی ہو جیسے۔''

''کی تھی پیار سے بات تم سے ہضم نہیں
ہوئی تھی۔'' منہ بسورتی وہ اسے مسکرانے پر مجبور کر
گئی تھی۔

''ویسے معافی مانگنی چاہیے تمہیں مجھ سے
اس بکواس کی۔''

''معافی نہیں مانگوں گا، ازالہ کروں گا۔''
اس کی پیشانی سے نرمی سے بال ہٹاتے ہوئے
محبت کی مہر ثبت کی تھی، زونائشہ کی دھڑکن اک
پل کو رکی۔

''مجھ سے پوچھو گی نہیں، میں کب مبتلائے
محبت ہوا؟''

''نہیں جب مجھے اب تک معلوم نہیں ہو سکا
کہ میں کب مبتلائے محبت ہوئی تھی تو تم سے کیا
پوچھوں؟'' اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ مسکرائی،
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس نے اس کی کمر
کے گرد حصار باندھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔

''میری محبت پہ اسی طرح ہی یقین کر لو گی یا
یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروانا ضروری ہے۔'' اس
کے کندھوں پر ٹھوڑی ٹکائے وہ قدرے معصومیت
سے بولا۔

''نہیں ثبوت ضروری ہے، میں بغیر ثبوت
کے کسی چیز پر یقین نہیں کرتی۔'' اس کے سینے پر
سر رکھے وہ دوٹوک بولی۔

''اور اگر میں یہ ثبوت نہ دینا چاہوں تو؟''

''تو دوسرا کمرہ تو وہاں ویسے بھی موجود
ہے۔'' وہ مکمل اطمینان سے بولی، وہ کرنٹ کھا کر
سیدھا ہوا۔

''خبردار اگر اب تم نے اس کمرے کو اس
نیت کے لئے استعمال کیا، فرشتے ساری رات

اچھی کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالیئے

ابن انشاء

اردو کی آخری کتاب .... ☆
خمار گندم .... ☆
دنیا گول ہے .... ☆
آوارہ گرد کی ڈائری .... ☆
ابن بطوطہ کے تعاقب میں .... ☆
چلتے ہو تو چین کو چلیے .... ☆
نگری نگری پھرا مسافر .... ☆

لاہور اکیڈمی، چوک اردو بازار، لاہور
فون نمبرز 7321690-7310797

www.Freelibı

لعنت بھیجیں گے تم پر۔'' وہ جیسے اب اسے ڈرا رہا تھا، وہ کھلکھلاتی ہوئی اس سے الگ ہوئی، مگر پھر کسی سوچ نے جیسے اس کی مسکراہٹ سکیڑ دی تھی، ابرو اچکا کر وہ تنک کر بولی۔

''اس رات ہیجڑے کی کس بات پر تم مسکرا رہے تھے؟'' اذان نے کراہ کر آنکھیں بند کیں، یعنی کہ یہ تو طے تھا زونائشہ حیدر آج کی رات آسانی سے ہرگز اسے بخشنے والی نہیں تھی۔

''تمہیں کیا لگا؟'' مبہم سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیلی۔

''کوئی ڈیٹ شیٹ فکس کر رہے تھے؟'' مشکوک نظروں سے اسے گھورتی وہ اس کا دماغ بھک سے اڑا گئی تھی۔

''خدا کو مانو زونائشہ میں تمہیں ایسا دکھتا ہوں۔''

''تو پھر کیا آیت الکرسی پڑھ رہے تھے؟''

وہ خفا خفا سی اسے بہت اچھی لگی، مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے وہ ایک قدم اس کے قریب ہوا، زونائشہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے اور اس کے درمیان فاصلہ برقرار رکھا۔

''اتنا ظلم۔'' شرارت اس کی آنکھوں سے چھلک رہی تھی، زونائشہ کے چہرے پر نو لفٹ کا بورڈ آویزاں رہا۔

''ویسے اس طرح سے جیلس ہوتی ہوئی بہت اپنی اپنی سی لگتی ہو۔'' اس کی چھیڑ خانی پر وہ تڑخ کر بولی۔

''جیلس ہوتی ہے میری جوتی، اب خبر دار میرے پاس آئے تو جانا اپنی اسی شی میل کے پاس۔'' اس کے منہ بنانے پر اذان کا دلکش قہقہہ بے ساختہ تھا، اس نے ابرو سکیڑ کر گھور کر اسے دیکھا، اذان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا، اس کے چہرے کے گرد ہاتھ رکھے وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔

''اس نے صرف نام پوچھا تھا مجھ سے، مگر سچ بتاؤں اس رات تم مجھے اتنا بے بس کر چکی تھی کہ مجھے سوائے تمہارے وجود کے ہر چیز سے بے زاری محسوس ہو رہی تھی، اگر غور سے دیکھتی تو جان جاتی وہ مسکراہٹ نہیں تھی، ہونٹوں کو صرف تھوڑا سا کھینچا گیا تھا، زونائشہ اذان، اذان تیمور اپنے تصور میں بھی تمہارے سوا کسی اور کا وجود لانا گناہ سمجھتا ہے۔'' اس کی آنکھوں میں بے ساختہ نمی سی پھیلی، اذان کے سینے میں چہرہ چھپا کر اس نے پرسکون انداز میں آنکھیں موند لیں، اس اقرار کے لئے اس نے بہت انتظار کیا تھا مگر اب جیسے ہر چیز مکمل تھی، اللہ نے اسے اذان تیمور دے کر اس کا ہر شکوہ ختم کر دیا تھا، اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش، اس کی دعا اذان تیمور، اس کی تشنہ خواہشات کی تکمیل، اس کی مکمل زندگی، اس کا پہلا خواب۔

یہ تو دل تھا کہ تم پر آ گیا
ورنہ ہم قیمتی پتھروں کو بھی اٹھایا نہیں کرتے
یہ مانا کہ تم حسین ہو مگر یہ بھی سن لو
ہم حسین لوگوں سے دل لگایا نہیں کرتے
جس سے کرتے ہیں پیار بس اک بار ہی کرتے ہیں
بار بار ہم بھی کسی کو ستایا نہیں کرتے
تم تو اپنے ہو تم سے کیا پردہ
ورنہ ہم راز دل کسی کو سنایا نہیں کرتے
تم کہہ دو تو تمہارے لئے جان بھی حاضر
ورنہ ہم زندگی داؤ پر لگایا نہیں کرتے

☆☆☆

brary4u.com